باب 4

سرکاری مالیات

Public finance

اہم موضوعات

- سرکاری مالیات بمقابلہ نجی مالیات
- سرکاری اور نجی مالیات کی مشترکہ خصوصیات
- نجی اور سرکاری مالیات میں فرق
- سرکاری وصولیاں اور ٹیکس کلچر
- (الف) ٹیکس یعنی محصولاتی وصولیاں
- (ب) نان ٹیکس وصولیاں / غیر محصولاتی وصولیاں
- سرکاری اخراجات کی مدات
- سرکاری خرچ کے قواعد
- براہ راست ٹیکس کے فوائد
- ٹیکسوں کی مختلف اقسام
- متناسب ٹیکس کے فوائد
- بالواسطہ ٹیکس کے فوائد
- ٹیکس عائد کرنے کے اصول
- مستزائد ٹیکس کے فوائد
- سرکاری قرضہ
- ٹیکسوں کا بہترین نظام
- پاکستان میں مالیاتی نظام کا تجزیہ
- قرضہ کے مقاصد
- پاکستان کے نظام محصولات کا جائزہ
- اہم مشقی سوالات

www.downloadclassnotes.com

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

سرکاری مالیات (Public finance)

موجودہ دور میں ہر حکومت مختلف فرائض سرانجام دیتی ہے۔ وہ ملک کو غیر ملکی حملہ آوروں سے بچاتی ہے۔ ملک کے اندر امن وامان برقرار رکھنے کی ذمہ دار ہے۔ لوگوں کی معاشرتی فلاح و بہبود بھی حکومت کا فرض بن جاتی ہے۔ حکومت صحت عامہ، تعلیم اور سماجی بہبود کی خدمات بہم پہنچاتی ہے۔ ملک کی معاشی ترقی کی بھی ذمہ دار ہوتی ہے۔ وہ ملک میں ہوئی اڈے تعمیر کرتی ہے۔ ریلوں اور سڑکوں کا جال بچھاتی ہے۔ بندرگاہیں تعمیر کرتی ہے لوگوں کے معیار زندگی کو بلند کرنے کے لئے سعی کرتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کا سب سے اہم مقصد یہ ہوتا ہے کہ ملک کی حقیقی قومی آمدنی میں اضافہ ہو اور ملک میں مکمل روزگار (Fullemployment) کی صورتحال پیدا ہو۔ کامل روزگار سے مراد ایسی صورتحال ہے جس میں ان تمام لوگوں کو ان کی قابلیت اور صلاحیت کے مطابق روزگار مہیا کیا جاتا ہے جو کہ کام کرنے کے اہل ہوں اور کام کرنا چاہتے ہوں۔ اس کے علاوہ حکومت معیشت کے مختلف شعبوں مثلاً زراعت، صنعت، تجارت اور بینکاری نظام میں ترقی کے پروگرام بناتی ہے تا کہ ان شعبوں کو زیادہ سے زیادہ ترقی دے کر معیشت کو مستحکم بنایا جاسکے ان سب فرائض کی تکمیل کے لئے حکومت کو مالی وسائل کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کے وسائل کا اہم ترین ذریعہ ٹیکس ہوتے ہیں۔ حکومت براہ راست اور بالواسطہ ٹیکس لگا کر روپیہ اکٹھا کرتی ہے۔ اس کے علاوہ بعض اوقات حکومت زائد نوٹ بھی چھاپ کر جسے ہم معاشی اصطلاح میں خسارے کی سرمایہ کاری (Deficit Financing) کہتے ہیں۔ اپنی ضرورت کو پورا کرتی ہے۔ کئی دفعہ اسے اندرونی اور بیرونی ذرائع سے قرضے بھی حاصل کرنے پڑتے ہیں۔ حکومت کی اس پالیسی کو کہ وہ کن وسائل سے مالیات فراہم کرتی ہے اور انہیں کس طرح سے خرچ کرتی ہے ہم مالیاتی پالیسی (Fiscal Policy) کا نام دیتے ہیں اور مالیاتی پالیسی کے مطالعے کو ہم سرکاری مالیات (Public Finance) کا نام دیتے ہیں۔ پس سرکاری مالیات میں اس بات کا مطالعہ کیا جاتا ہے کہ حکومت کی آمدنی کے ذرائع کون کون سے ہیں اور ان ذرائع سے حاصل کردہ آمدنی کو وہ کس طرح سے عوام کی فلاح و بہبود اور ترقیاتی کاموں پر خرچ کرتی ہے۔

سرکاری مالیات بمقابلہ نجی مالیات
(Public Finance Vs Private Finance)

سرکاری مالیات کے تحت حکومت کے ایسے اقدامات اور طریقہ کار کا جائزہ لیا جاتا ہے، جس کے پیش نظر اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ وہ مختلف ذرائع سے کس طرح اور کس قدر آمدنی حاصل کرتی ہے اور مختلف مدات پر خرچ کرنے کے لئے کونسے اقدامات کرتی ہے اور آمد و خرچ کے تخمینے کیسے لگاتی ہے جبکہ نجی مالیات کا تعلق عام افراد کی آمدنی حاصل کرنے اور اسے ضروریات زندگی و دیگر امور پر خرچ کرنے سے ہوتا ہے۔

سرکاری اور نجی مالیات کی مشترکہ خصوصیات
(Common features of public and private finance)

سرکاری اور نجی مالیات میں مندرجہ ذیل مماثلت پائی جاتی ہے۔

1- وسائل کا موزوں استعمال (Optimum use of Resources): حکومت ہو یا عام فرد دونوں کے لیے وسائل ضروریات کے مقابلے میں محدود ہوتے ہیں لہٰذا

دونوں کی حکمت عملی پر ہوتی ہے کہ کم سے کم وسائل کی مدد سے زیادہ سے زیادہ ضروریات کو پورا کیا جاسکے تا کہ زیادہ سے زیادہ فلاح حاصل کی جاسکے۔

2- قرضے کی ضرورت (Need for Loan): دونوں قسم کی مالیات میں اگر اخراجات آمدنی سے بڑھ جائیں تو ضروریات کو پورا کرنے کے لیے قرضے کی ضرورت ہوتی ہے۔ سرکاری مالیات میں حکومت اندرونی اور بیرونی ذرائع سے قرض حاصل کرتے ہیں جبکہ نجی مالیات میں ایک فرد دوست احباب، رشتہ داروں یا بنکوں سے قرض حاصل کرسکتا ہیں۔

3- تشکیل سرمایہ (Capital Formation): حکومت ہو یا عوام ہر کسی کی کوشش ہوتی ہے کہ ذرائع آمدنی کو بڑھایا جائے تا کہ بڑھتی ہوئی معاشی ضروریات کو پورا کیا جاسکے اس کے لیے موجود وسائل کو مزید سرمایہ کاری میں لگا کر سرمایہ کی تشکیل کی جاتی ہے لہٰذا سرکاری اور نجی مالیات کا مقصد نہ صرف موجودہ اخراجات کے لیے رسائل کی تفویض ہوتی ہے بلکہ مستقبل کے لیے مزید آمدنی کے ذرائع پیدا کرنا بھی ہوتا ہے۔

4- آمدنی اور اخراجات میں توازن (Balance of Income and Expenses): نجی اور سرکاری مالیات کا ایک مشترکہ مقصد یہ ہوتا ہے کہ آمدنی اور اخراجات میں توازن قائم رہے تا کہ قرض لینے کی ضرورت نہ ہو۔

نجی اور سرکاری مالیات میں فرق
(Difference between private and public finance)

سرکاری مالیات کے تحت ہر سال حکومت اپنی آمدنی اور اخراجات کا تخمینہ لگاتی ہے کہ اسے مختلف ذرائع سے کس قدر آمدنی حاصل ہوگی اور وہ اسے مختلف مدات پر کس طرح سے خرچ کرے گی۔ اس طرح نجی مالیات کے تحت عام افراد بھی اپنی آمدنی اور اخراجات کا تخمینہ لگاتے ہیں لیکن ان دونوں میں کچھ باتوں کا فرق ہوتا ہے جس کی وضاحت درج ذیل سطور میں کی گئی ہے۔

1- آمدنی اور اخراجات کا طریقہ کار (Income and Expenditure Method): عام افراد اپنا بجٹ بناتے وقت پہلے آمدنی کا اندازہ لگاتے ہیں اور اس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ ان کے اخراجات آمدنی سے تجاوز نہ کریں۔ اگر عام افراد کی آمدنی بڑھ جائے تو وہ اپنے اخراجات بڑھا لیتے ہیں اور اگر ان کی آمدنی کم ہو جائے تو وہ اپنے اخراجات بھی کم کر لیتے ہیں اور صرف بنیادی ضروریات زندگی کی اشیاء ہی خریدتے ہیں۔ پس وہ اپنے اخراجات کو اپنی آمدنی تک محدود رکھنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن اس کے برعکس حکومت پہلے اپنے اخراجات کا تخمینہ لگاتی ہے کہ آنے والے سال میں مختلف مدات پر کتنا خرچ ہوگا اور اس کے مطابق وہ آمدنی کے حصول کا جائزہ لیتی ہے اور اگر آمدنی کم ہو تو نئے ٹیکس لگا کر اسے بڑھا لیتی ہے۔

2- مدت (Time Period): حکومت اپنی آمدنی اور اخراجات کے تخمینوں سے متعلق جو بجٹ تیار کرتی ہے اس کی مدت عام طور پر ایک سال ہوتی ہے جبکہ عام افراد کی آمدنی اور اخراجات کے لئے کسی مخصوص وقت کا تعین نہیں کیا جاسکتا۔ ان میں سے بعض لوگوں کو یومیہ اُجرت ملتی ہے۔ بعض ممالک میں ہفتہ وار اُجرتیں ادا کی جاتی ہیں جبکہ عام طور پر تنخواہ کی ادائیگی ایک ماہ بعد ہوتی ہے۔ کاروباری لوگ اپنی آمدنی اور اخراجات کا حساب کتاب ایک سال بعد کرتے ہیں جبکہ کاشتکاروں کو اس وقت آمدنی حاصل ہوتی ہے جب ان کی فصل پک کر تیار ہو جائے لہٰذا سرکاری مالیات کی طرح نجی مالیات کے عرصہ وقت کا تعین نہیں کیا جاسکتا۔

3-اندرونی و بیرونی قرضے (Internal and External Loans): حکومت اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اندرونی و بیرونی ذرائع سے قرضہ حاصل کر سکتی ہے۔ بیرونی قرضے غیر ممالک اور غیر ملکی مالی ایجنسیوں سے حاصل کئے جاتے ہیں جبکہ عام افراد صرف اندرونی ذرائع سے ہی قرضے حاصل کر سکتے ہیں اور وہ بھی محدود مقدار میں اپنے دوستوں' عزیزوں' رشتے داروں اور بینکوں سے۔

4-خسارے کی سرمایہ کاری (Deficit Financing): حکومت کے پاس اپنی آمدنی بڑھانے کا ایک اور ذریعہ بھی ہوتا ہے جسے ہم خسارے کی سرمایہ کاری کہتے ہیں یعنی حکومت اپنے اخراجات پورے کرنے کے لئے بغیر گارنٹی کے زائد نوٹ چھاپ لیتی ہے اور اس طرح سے اپنی آمدنی میں اضافہ کر لیتی ہے۔ حکومت کے ایسے اقدام سے افراط زر (inflation) پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ ملک میں زر کی مقدار میں اضافہ ہو جاتا ہے جس سے قیمتیں بڑھ جاتی ہیں اور زر کی قدر کم ہو جاتی ہے لیکن عام افراد اپنی آمدنی بڑھانے کے لئے نوٹ نہیں چھاپ سکتے جبکہ ایسا کرنے پر انہیں سزا دی جا سکتی ہے۔

5-مستقبل کے ترقیاتی منصوبے (Future Development Plans): حکومت اپنا بجٹ بناتے وقت ملک کی مستقبل کی ضروریات سے متعلق ترقیاتی کاموں کو پیش نظر رکھتی ہے مثلاً بیراج بنانا' نہریں کھودنا' پن بجلی کے منصوبے بنانا' ذرائع مواصلات و خبر رسانی کی ترقی وغیرہ۔ ایسے منصوبوں پر خرچ کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ عوام کا معیار زندگی بلند ہو سکے لیکن اس کے برعکس عام افراد زیادہ تر اپنی موجودہ ضروریات کو پورا کرنے پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ کچھ رقوم پس انداز بھی کرتے ہیں تاہم بڑے پیمانہ پر آئندہ ضروریات کو مدنظر نہیں رکھ سکتے۔

6-غیر معمولی تبدیلیاں (Major Changes): حکومت کے وسائل اور اختیارات چونکہ وسیع ہوتے ہیں اس لئے وہ اپنی آمدنی اور اخراجات میں بڑی بڑی تبدیلیاں آسانی سے کر سکتی ہے اور مطلوبہ منصوبوں کے لئے اندرونی و بیرونی ذرائع سے سرمایہ حاصل کر سکتی ہے لیکن نجی افراد کی آمدنی اور اختیارات محدود ہوتے ہیں لہٰذا ان کے لئے اخراجات میں بڑے پیمانے پر تبدیلی ممکن نہیں ہوتی۔

7-فاضل بجٹ (Surplus Budget): عام افراد یہ کوشش کرتے ہیں کہ ان کا بجٹ فاضل ہو۔ یعنی ان کی آمدنی زیادہ ہو اور اخراجات کم تاکہ وہ کچھ رقوم بچا کر اپنی مستقبل کی ضروریات کو بھی پورا کر سکیں لیکن حکومت کا بجٹ اگر ہر سال فاضل ہو تو اسے اچھا نہیں سمجھا جاتا کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت نے لوگوں پر زائد ٹیکس لگا کر اپنی آمدنی تو بڑھا لی ہے جبکہ اسے لوگوں کی فلاح و بہبود پر خرچ نہیں کیا گیا اور اس طرح سے عوام پر ٹیکسوں کا غیر ضروری بوجھ ڈالا گیا ہے۔ حکومت کا بجٹ اگر متوازن ہو تو اسے بہتر خیال کیا جاتا ہے۔

8-سرکاری مالیات کی تشہیر (Publicity of Public Finance): حکومت اپنے بجٹ کی خوب تشہیر کرتی ہے۔ اخبارات' ریڈیو' ٹیلی ویژن اور دوسری سرکاری ایجنسیوں کے ذریعے اس بات کی تشہیر کی جاتی ہے کہ آنے والے سال میں حکومت کی آمدنی کتنی ہوگی اور کتنے نئے ٹیکس لگائے جائیں گے نیز کن مدات پر کس قدر رقوم خرچ کی جائیں گی لیکن اس کے برعکس عام افراد اپنے بجٹ کو صیغہ راز میں رکھتے ہیں۔ وہ کسی پر بھی یہ ظاہر نہیں کرتے کہ ان کی آمدنی کتنی ہے اور اس میں سے وہ کتنا خرچ کریں گے اور کس قدر بچتیں ہوں گی۔

9-مالیات سے متعلق ریکارڈ کی تیاری اور تحفظ (Finance Record): سرکاری مالیات کے تحت حکومت کی آمدنی اور اخراجات سے متعلق اعداد و شمار

اور دوسری ضروری تفصیلات کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جاتا ہے اور نیا بجٹ بناتے وقت اس کو مدنظر رکھا جاتا ہے جبکہ نجی مالیات کے تحت لوگ عام طور پر اپنی آمدنی اور اخراجات سے متعلق ریکارڈ محفوظ نہیں رکھتے۔

10- غیر ملکی تحائف و امداد (Foreign Assistance): بعض ناگہانی حالات مثلاً سیلاب، زلزلے، خشک سالی وغیرہ کی صورت میں حکومت کو غیر ممالک سے خصوصی امداد اور تحائف بھی وصول ہوتے ہیں جس سے اس کی آمدنی میں اضافہ ہو جاتا ہے لیکن عام افراد کو بین الاقوامی سطح پر اس قدر رقوم امداد یا تحائف کی صورت میں نہیں مل سکتیں۔

سرکاری وصولیاں اور ٹیکس کلچر
(Public Revenue and Tax culture)

1- حکومتی شعبہ کی وصولیاں (Public Revenue): حکومت اپنی آمدنی جن مختلف ذرائع سے حاصل کرتی ہے۔ انہیں دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ان میں سے پہلا حصہ ٹیکس کلچر کی براہ راست اور مکمل طور پر عکاسی کرتا ہے جبکہ دوسرا حصہ بالواسطہ اور جزوی طور پر ٹیکس کلچر کا اظہار کرتا ہے۔

(i) ٹیکس (محصولاتی) وصولیاں Tax Revenue sources

(ii) نان ٹیکس (غیر محصولاتی) وصولیاں Non-Tax sources of Revenue

اب ان دونوں ذرائع کی علیحدہ علیحدہ وضاحت کی جاتی ہے۔

(الف) ٹیکس یعنی محصولاتی وصولیاں
Tax Revenue

حکومت کی آمدنی کا سب سے اہم ذریعہ ٹیکس ہوتے ہیں۔ یہ براہ راست بھی ہوتے ہیں اور بالواسطہ بھی۔ حکومت دونوں قسم کے ٹیکس لگا کر عوام سے روپیہ حاصل کرتی ہے۔ ٹیکسوں کی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ ان کی ادائیگی لازمی ہوتی ہے اور جس شخص پر ٹیکس لگایا جائے وہ اس کی ادائیگی سے انکار نہیں کر سکتا۔ اس طرح سے حکومت کی آمدنی یقینی ہو جاتی ہے اور وہ اپنے ترقیاتی منصوبے اس یقین کے ساتھ بنا لیتی ہے کہ اسے مطلوبہ آمدنی حاصل ہو جائے گی۔ دوسرا یہ کہ ٹیکس ادا کرنے والا حکومت سے کوئی براہ راست فائدہ حاصل نہیں کرتا بلکہ ٹیکس سے حاصل ہونے والی رقم عام لوگوں کی فلاح و بہبود پر خرچ کی جاتی ہے۔ کسی بھی ملک کا کوئی شخص ٹیکس ادا کرنے سے انکار نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی فرد ٹیکس کی چوری کا مرتکب پایا جائے تو اسے سزا ملتی ہے۔ خواہ وہ سربراہ مملکت ہی کیوں نہ ہو۔

ٹیکس آمدنی یعنی محصولاتی وصولیوں میں درج ذیل شامل ہیں۔

1- درآمدی و برآمدی محصولات (Import and Export Duties): وہ محصولات جو ملک میں درآمد اور برآمد ہونے والی اشیاء پر لگائی جائیں درآمدی و برآمدی محصولات کہلاتے ہیں۔ یہ محصولات اشیاء کی مالیت اور وزن کے حساب سے لگائے جاتے ہیں۔ تمباکو، دھاگہ، چائے، چینی، سیمنٹ، سینما فلم وغیرہ پر وزن کے حساب سے ٹیکس لگایا جاتا ہے۔ درآمدی محصولات کو امپورٹ ٹیرف (Import Tariff) کہتے ہیں۔ یہ عموماً دو طرح کے ہوتے ہیں:

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

(i) اَڈوالرم ٹیرف (Ad Valorem Tariff) جو کہ درآمدی اشیاء کی مالیت پر ایک خاص فی صد سے لگایا جاتا ہے مثلاً اگر درآمد شدہ شے کی مالیت ایک لاکھ سے زیادہ ہوگئی تو 5% ٹیکس دینا ہوتا۔

(ii) مخصوص ٹیرف (Specific Tariff) یہ درآمد شدہ اشیاء کی اکائیوں پر لگتا ہے یعنی درآمد شدہ کار پر 1000 روپے فی کار کے حساب سے ٹیکس لگایا جائے تو جتنی کاریں درآمد کی جائیں گی ان پر فی کار 1000 روپے ٹیکس ادا کرنا ہوگا۔

بہت سی ضروریات زندگی والی درآمدی اشیاء مثلاً اناج، دالیں، آٹا، خشک دودھ وغیرہ پر حکومت درآمدی ٹیکس نہیں لگاتی تاکہ عوام کی فلاح کو زیادہ سے زیادہ کیا جا سکے جبکہ اشیاء تعیشات پر درآمدی ٹیکس لگایا جاتا ہے تاکہ ان کے صارفین کی حوصلہ شکنی ہو۔ درآمدی اشیاء پر ٹیکس لگانے کا مقصد ایک طرف تو ملکی اشیاء کو غیر ملکی اشیاء کے مقابلے میں تحفظ فراہم کرنا ہوتا ہے دوسری طرف محصولاتی آمدی میں اضافہ کرنا بھی مقصود ہوتا ہے تاکہ توازن ادائیگی کی خرابی کو دور کیا جا سکے۔

2- مرکزی ایکسائز ڈیوٹی (Central Excise Duty):

ملک کے اندر کارخانوں کے ذریعے جو بھی اشیاء پیدا ہوتی ہیں ان پر مرکزی ایکسائز ڈیوٹی عائد کی جاتی ہے۔ اس ذریعے سے حاصل ہونے والی آمدنی میں اب بتدریج اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس کی دو وجوہات ہیں ایک طرف تو ایکسائز ڈیوٹی عائد کی جانے والی اشیاء کی تعداد میں خاصا اضافہ ہو گیا ہے جبکہ اس کی شرح میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ چونکہ پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے اس لئے یہاں پر زیادہ سے زیادہ صنعتیں قائم ہو رہی ہیں اور اس کے علاوہ صنعتی پیداوار میں بھی اضافہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے مرکزی ایکسائز ڈیوٹی کی مد سے آمدنی میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ مرکزی ایکسائز ڈیوٹی بھی دو طرح سے عائد کی جاتی ہے۔

1- وزن یا مقدار کے لحاظ سے 2- مالیت کے اعتبار سے

پاکستان میں زیادہ تر ڈیوٹی وزن یا مقدار کے لحاظ سے لگائی جاتی ہے۔ یہ ڈیوٹی اشیاء کی قیمتوں میں شامل کر دی جاتی ہے۔ اس لئے صارفین ان اشیاء کو خریدتے وقت ٹیکس کی رقم بھی قیمت سمجھ کر ادا کر دیتے ہیں اور اس طرح سے انہیں بوجھ محسوس نہیں ہوتا۔

3- انکم ٹیکس و کارپوریٹ ٹیکس (Income Tax and Corporate Tax):

جس شخص کی آمدنی ایک مخصوص حد سے زائد ہو اس پر آمدنی ٹیکس عائد کر دیا جاتا ہے۔ اس کی شرح متزائد ہے۔ یہ آمدنی بڑھنے کے ساتھ بڑھتا چلا جاتا ہے لیکن اس کی زیادہ سے زیادہ شرح مختلف ممالک میں مختلف ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ مشترکہ سرمائے کی انجمنوں اور تجارتی اداروں پر کارپوریٹ ٹیکس بھی وصول کیا جاتا ہے۔ یہ ٹیکس براہ راست ہوتا ہے اور جس پر لگایا جائے وہی ادا کرتا ہے وہ آگے اس کا بوجھ کسی دوسرے پر منتقل نہیں کر سکتا۔ حکومت انکم ٹیکس لگاتے وقت کچھ چھوٹ بھی دیتی ہے جو کہ سرمایہ کاری کی صورت میں ہوتی ہے۔

4- بکری ٹیکس / سیلز ٹیکس (Sales Tax):

مرکزی حکومت درآمدی و برآمدی محصولات اور مرکزی ایکسائز ڈیوٹی کے علاوہ بھی بعض اشیاء کی فروخت پر بکری ٹیکس (Sales Tax) وصول کرتی ہے۔ یہ حکومت کی آمدنی کا ایک بڑا ذریعہ ہوتا ہے۔ اس کا انتظام انکم ٹیکس ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے جبکہ درآمد ہونے والی اشیاء کا سیلز ٹیکس مرکزی ایکسائز ڈیپارٹمنٹ وصول کرتا ہے۔

(i) پاکستان میں کارخانوں میں تیار ہونے والی اشیاء کا بکری ٹیکس کارخانے دار ادا کرتا ہے اور پھر وہ قیمت میں شامل کر کے صارفین پر منتقل کر دیتا ہے۔

(ii) درآمدی و برآمدی اشیاء پر یہ ٹیکس درآمد برآمد کنندگان ادا کرتے ہیں اور وہ بھی اسے صارفین پر منتقل کر دیتے ہیں۔

(iii) تمام پاکستانی اشیاء کی قیمت خرید پر لائسنس یافتہ تھوک فروش ادا کرتا ہے اور اسے صارفین پر منتقل کر دیتا ہے۔

5- زرعی ٹیکس (Agriculature Tax): بعض ممالک زرعی شعبہ کی پیداوار سے حاصل کردہ آمدنی پر یا ایک خاص حد ملکیت سے زائد زمین کی پیداوار پر زرعی ٹیکس وصول کرتے ہیں۔ پاکستان میں بھی 12½ ایکڑ سے زائد اراضی کی ملکیت رکھنے والے زمینداروں پر ایسا ٹیکس عائد ہے۔ نیز صوبہ پنجاب میں ترشاہ پھلوں (کنوں مالٹا) وغیرہ کے باغات پر بھی ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔

6- متفرق ٹیکس (Other Taxes): بعض حکومتیں کچھ دیگر محصولات عائد کر کے بھی آمدنی حاصل کرتی ہیں مثلاً:

(i) سرچارج ٹیکس: یہ انکم ٹیکس اور دیگر یوٹلٹی بلز پر ایک خاص شرح سے لگایا جاتا ہے۔ پاکستان میں افراد پر سرچارج بھی وصول کیا جاتا ہے۔

(ii) اسٹامپ ڈیوٹی: جائیداد کی خرید و فروخت اور معاہدوں، حلف ناموں کی تحریروں کے لئے مختلف مالیات کے سٹیمپ پیپر استعمال کئے جاتے ہیں۔ نیز سٹیمپ ڈیوٹی بھی وصول کی جاتی ہے۔

(iii) دولت ٹیکس: ایک خاص حد سے زائد مالیت کی جائیداد پر دولت ٹیکس وصول کیا جاتا ہے جس کی شرح متزائد ہوتی ہے۔

(iv) تحفہ ٹیکس: ایک خاص حد سے زائد مالیت کے تحائف پر ایسا ٹیکس لاگو ہوتا ہے۔

(v) وراثت ٹیکس: مرنے والوں کی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد پر لگایا جاتا ہے۔ اسے اسٹیٹ ڈیوٹی کا نام بھی دیا جاتا ہے۔

(ب) نان ٹیکس وصولیاں / غیر محصولاتی وصولیاں
Non Tax Revenue

1- فیس (Fee): اس سے مراد ایسی رقم ہے جو لوگ حکومت سے کوئی رعایت یا خدمت حاصل کرنے کے عوض اسے ادا کرتے ہیں۔ مثلاً اسلحہ لائسنس فیس، عدالتی کورٹ فیس، ٹیلی ویژن کی لائسنس فیس، سرکاری تعلیمی اداروں کی فیس، ڈرائیونگ لائسنس فیس وغیرہ

2- قیمت (Price): حکومت بعض اوقات ایسی اشیاء یا خدمات فراہم کرتی ہے جن کے بدلے وہ خدمت حاصل کرنے والے سے ان کے برابر قیمت وصول کرتی ہے مثلاً ڈاک خانہ کے پارسل اور رجسٹرڈ لیٹرز کے چارجز منی آرڈر فیس، ریونیو سٹمپ ڈاک ٹکٹوں کے لفافوں کی قیمتیں، ٹیلی فون کالوں کا بل، بجلی کا بل، جنگلات کی لکڑی فروخت کرنے کا معاوضہ وغیرہ۔ فیس اور قیمت میں یہ فرق ہوتا ہے کہ فیس اس خدمت کی لاگت سے کم یا زیادہ ہو سکتی ہے جبکہ قیمت اس مہیا کردہ خدمت کے برابر ہوتی ہے یعنی جب آپ ٹیلی فون استعمال کریں گے تو آپ پر اس کا خرچہ پڑے گا ورنہ اس کا خرچ نہیں ہوگا۔ اس کے برعکس چاہے آپ ٹیلی ویژن چلائیں یا بند رکھیں آپ کو ہر صورت میں اس کی لائسنس فیس ادا کرنی ہوگی۔

3- خاص وصولیاں (Special charges): بعض اوقات حکومت کسی علاقے کے لوگوں کو کوئی خاص سہولت بہم پہنچاتی ہے اور ان سے وہ خاص وصولی کے طور پر کچھ رقم حاصل کرتی ہے مثلاً حکومت پاکستان نے ملک کے کئی بڑے دریاؤں پر نئے پل تعمیر کئے ہیں۔ موٹروے بنائی ہے لہٰذا ان پر سے گزرنے والی ٹریفک سے وہ ٹال ٹیکس وصول کرتی ہے۔ اسی طرح سے لاہور میں گلشن اقبال، جلو پارک اور کئی دیگر تفریح گاہوں میں داخلے پر عائد کردہ ٹکٹ بھی خاص وصولی کے زمرے میں آتی ہے۔

4- سرکاری جائیداد (Public Property): حکومت کی کئی قسم کی جائیداد ہوتی ہے جسے فروخت کر کے کرایہ یا پٹے پر دے کر وہ آمدنی حاصل کرتی ہے مثلاً سرکاری زمینیں، جنگلات، معدنیات، ماہی گاہیں وغیرہ۔

5- حکومت کے پیداواری کام (Productive Activities / Services): حکومت مختلف قسم کے پیداواری کاموں میں بھی سرمایہ کاری کرتی ہے جن سے اسے آمدنی حاصل ہوتی ہے مثلاً ریل، ڈاک، تار اور حکومتی کنٹرول میں یونٹوں سے حاصل کردہ آمدنی وغیرہ

6- جرمانے (Fine): مختلف لوگوں کو قانون کی خلاف ورزی کرنے پر جو جرمانے عائد کئے جاتے ہیں وہ بھی حکومت کی آمدنی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ مثلاً ٹریفک کے قوانین کی خلاف ورزی پر جرمانے وغیرہ۔

7- قرضے (Loans): حکومتیں بعض اوقات اپنے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے اندرونی و بیرونی ذرائع سے قرضے حاصل کرتی ہیں اگرچہ یہ قرضے حکومت کی آمدنی کا مستقل اور حقیقی ذریعہ تو نہیں ہوتے تاہم وقتی طور پر اس کی آمدنی میں اضافہ ہو جاتا ہے جبکہ حکومت کی طرف سے دیئے گئے قرضوں سے سود بھی وصول کیا جاتا ہے۔

8- تحائف و امداد (Aid/Assistance): موجودہ زمانے میں بعض ممالک دیگر ممالک کو اپنے اخراجات پورے کرنے کیلئے امداد اور تحائف بھی دیتے ہیں جو اشیاء یا نقدی کی صورت میں ہوتے ہیں۔ ایسی امداد اور تحائف بھی حکومت کی آمدنی کا ایک حصہ ہوتے ہیں البتہ مستقل طور پر ان پر انحصار نہیں کیا جا سکتا۔

9- مقامی شرح (Local Rate): مقامی حکومتیں مثلاً کارپوریشن، میونسپل کمیٹیاں، ٹاؤن کمیٹیاں، ضلعی کونسل، تحصیل کونسل اپنی ضروریات کے مطابق مقامی باشندوں پر ٹیکس عائد کرتی ہیں جسے مقامی شرح کہا جاتا ہے۔

10- خصوصی تشخیص (Special Assessment): حکومت بعض علاقوں میں خصوصی ترقیاتی اخراجات کرتی ہے مثلاً سڑکیں، بجلی سپلائی، ہسپتال وغیرہ ان کاموں کی بدولت ان علاقوں میں رہنے والے لوگوں کے اثاثوں کی مالیت میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا ہے لہٰذا حکومت ان اثاثوں کی مالیت کا ایک خاص حصہ بطور خصوصی تشخیص وصول کرتی ہے۔

ٹیکسوں کی مختلف اقسام (Different kinds of Taxes)

ٹیکسوں کی مختلف اقسام درج ذیل ہیں۔

1- براہ راست ٹیکس یا بلاواسطہ ٹیکس (Direct Tax)
2- بالواسطہ ٹیکس (Indirect Tax)
3- متناسب ٹیکس (Proportional Tax)
4- متزائد یا تدریجی ٹیکس (Progressive Tax)
5- تنزیلی ٹیکس (Regressive Tax)

1- براہ راست یا بلاواسطہ ٹیکس (Direct Tax): براہ راست یا بلاواسطہ ٹیکس سے مراد ایسے ٹیکس ہیں جو جس شخص پر لگائے جائیں۔ وہی ان کی ادائیگی کرے یا انہیں آگے دوسروں پر منتقل نہ کر سکے۔ یعنی یہ بغیر کسی واسطے یا توسط سے وصول کئے جاتے ہیں اور ان کا نفاذ اور حتمی بار ایک ہی شخص پر ہوتا ہے مثلاً آمدنی ٹیکس، جائیداد ٹیکس، مالیہ زمین وغیرہ

2- بالواسطہ ٹیکس (Indrect Tax): بالواسطہ ٹیکس سے مراد ایسے ٹیکس ہیں جو کسی واسطے کے ذریعے وصول کئے جائیں اور ان کا بوجھ دوسروں پر منتقل کیا جا سکے یعنی جو آدمی ٹیکس کی رقم ادا کرتا ہے اس پر یہ ٹیکس براہ راست عائد نہیں ہوتے بلکہ کسی اور واسطے سے یہ اس شخص تک پہنچتے ہیں مثلاً کسٹم ڈیوٹی، درآمد و برآمد کنندگان پر لگائی جاتی ہے لیکن یہ لوگ اس ٹیکس کو قیمت میں شامل کر دیتے ہیں اور اس کا حتمی بار صارفین برداشت کرتے ہیں۔ اسی طرح بکری ٹیکس اور ایکسائز ڈیوٹی بھی بالواسطہ ٹیکس کی مثالیں ہیں۔ ایسے ٹیکس عائد کرتے وقت حکومت کی منشا بھی یہی ہوتی ہے کہ یہ ٹیکس صارفین پر منتقل کر دیئے

جائیں کیونکہ وہ لوگ جو براہ راست ٹیکس ادا نہیں کرتے وہ کم از کم بالواسطہ ٹیکس کی صورت میں حکومت کے ترقیاتی کاموں میں شریک ہو سکیں اور پوری قوم حکومت کو مالیات فراہم کرنے میں مدد دے۔

3- متناسب ٹیکس (Proportional Tax): متناسب ٹیکس کی صورت میں ٹیکس عائد کرتے وقت ایک ہی شرح برقرار رکھی جاتی ہے۔ خواہ کسی شخص کی آمدنی کم ہو یا زیادہ سب پر ایک ہی شرح سے ٹیکس لگایا جاتا ہے یعنی آمدنی بڑھنے کے باوجود ٹیکس کی شرح میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ اس کی وضاحت مندرجہ ذیل گوشوارے سے کی جا سکتی ہے۔

آمدنی	ٹیکس کی شرح
پہلے ایک لاکھ روپے	دس فیصد
اگلے دو لاکھ روپوں پر	دس فیصد
اگلے تین لاکھ روپوں پر	دس فیصد
اگلے چار لاکھ روپوں پر	دس فیصد
اگلے پانچ لاکھ روپوں پر	دس فیصد

4- متزائد یا تدریجی ٹیکس (Progressive Tax): اگر آمدنی کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ ٹیکس کی شرح بھی بڑھتی چلی جائے اور آمدنی کے کم ہونے سے ٹیکس کی شرح بھی کم ہوتی جائے تو اسے متزائد ٹیکس کہا جاتا ہے۔ پاکستان میں انکم ٹیکس متزائد شرح سے نافذ ہے۔ اس کی وضاحت درج ذیل فرضی گوشوارے سے کی جا سکتی ہے۔

آمدنی	ٹیکس کی شرح
پہلے ایک لاکھ روپے تک	5 فیصد
اگلے ایک لاکھ روپے پر	10 فیصد
اگلے 2 لاکھ سے 3 لاکھ روپے تک	15 فیصد
اگلے 3 لاکھ سے 4 لاکھ روپے تک	20 فیصد
اگلے 4 لاکھ سے زائد آمدنی تک	25 فیصد

5- تنزیلی ٹیکس (Regressive Tax): یہ متزائد ٹیکس کے الٹ ہے۔ یعنی اس کے تحت کم آمدنی والے لوگوں پر بلند شرح سے اور زیادہ آمدنی والے لوگوں پر کم شرح سے ٹیکس عائد کیا جاتا ہے۔ سادہ الفاظ میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ تنزیلی ٹیکس ایسا ٹیکس ہے جس کی شرح بڑھتی ہوئی آمدنی کے ساتھ ساتھ گرتی چلی جاتی ہے۔

براہ راست ٹیکس کے فوائد (Advantages of Direct Taxes)

1- یہ ٹیکس عام طور پر لچکدار ہوتے ہیں یعنی جب لوگوں کی آمدنیاں بڑھتی ہیں تو حکومت کی آمدنی بھی بڑھ جاتی ہے اور جب لوگوں کی آمدنیاں کم ہوتی ہیں تو حکومت کی آمدنی بھی کم ہو جاتی ہے۔

2- یہ اصول مساوات کو بھی پورا کرتے ہیں یعنی ان لوگوں پر لگائے جاتے ہیں جن کی آمدنیاں ایک خاص شرح سے زائد ہوں یا جو صاحب جائیداد ہوں یا زمین کے مالک ہوں۔

3- یہ اصول تیقن کو بھی پورا کرتے ہیں کیونکہ اس میں حکومت کو بھی یقین ہوتا ہے کہ اسے کتنی آمدنی انکم ٹیکس سے حاصل ہوتی ہے لوگوں کو بھی اس بات کا علم ہوتا ہے کہ ٹیکس کتنا دینا ہے کب دینا ہے اور کہاں دینا ہے۔

4- عام طور پر مستزائد نوعیت کے ہوتے ہیں یعنی جب لوگوں کی آمدنیاں بڑھ رہی ہوں تو ٹیکس کی شرح بھی بڑھ جاتی ہے اور جب آمدنی کم ہو رہی ہو تو ٹیکس کی شرح بھی کم ہو جاتی ہے۔

5- یہ ٹیکس اصول کفایت اور اصول پیداواری کو بھی پورا کرتے ہیں کیونکہ ان کو اکٹھا کرنے کے مصارف کم ہوتے ہیں اور یہ پیداواری کاموں میں استعمال ہوتے ہیں۔

6- اس قسم کے ٹیکس سے قیمتوں کو بھی کنٹرول کیا جاتا ہے افراط زر میں ان کی شرح میں اضافہ کر دیا جاتا ہے تاکہ لوگوں کی قوت خرید کو کم کیا جا سکے اور کساد بازاری میں ان کی شرح کم کر دی جاتی ہے۔

7- ان ٹیکسوں کو ادا کرنے والوں میں شہریت کا احساس پیدا ہوتا ہے ٹیکس دہندہ یہ سمجھتا ہے کہ وہ حکومت کے مالیات کی فراہمی میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

نقصانات (Disadvantages): براہ راست ٹیکس کے نقصانات درج ذیل ہیں۔

1- اس قسم کے ٹیکسوں کی ادائیگی عام طور پر ٹیکس دہندہ کو ناگوار گزرتی ہے اور وہ اسے اپنے اُوپر بوجھ تصور کرتا ہے۔

2- اس قسم کے ٹیکسوں سے بچنے کے لئے حیلے بہانے تراشے جاتے ہیں اور مختلف حربے اختیار کئے جاتے ہیں تاکہ ٹیکسوں سے جان چھوٹ جائے۔

3- اس قسم کے ٹیکسوں کا انحصار لوگوں کی دیانتداری پر ہوتا ہے لیکن اکثر لوگ اپنی صحیح آمدنی ظاہر نہیں کرتے۔

4- اس سے رشوت اور بددیانتی جیسی برائیاں جنم لیتی ہیں۔ ٹیکس دہندہ ٹیکس ادا کرنے کی بجائے محکمہ ٹیکس کے عملے سے ساز باز کر کے ٹیکس بچا لیتا ہے۔

5- ایسے ٹیکسوں سے لوگوں کی قابل تصرف آمدنیوں پر بھی اثر پڑتا ہے جس سے بچتوں میں کمی آ جاتی ہے اور معاشی ترقی کی رفتار سست پڑ جاتی ہے۔

بالواسطہ ٹیکس کے فوائد (Advantages of Indirect Taxes)

1- یہ ٹیکس چونکہ قیمت میں شامل ہوتے ہیں۔ اس لئے ٹیکس دہندہ کو ناگوار نہیں گزرتے۔

2- اس قسم کے ٹیکسوں سے کوئی شخص بچ نہیں سکتا کیونکہ جب بھی کوئی شخص چیز خریدے گا وہ ٹیکس کی رقم بھی قیمت کے ساتھ ادا کرے گا۔

3- ٹیکس کی رقم چونکہ قیمت میں شامل ہوتی ہے اس لئے غریب لوگ بھی جب اشیاء خریدتے ہیں تو وہ بھی ٹیکس کی ادائیگی کرتے ہیں۔ اس طرح سے حکومت کے مالیات میں ان کا حصہ بھی شامل ہو جاتا ہے۔

4- اگر اس قسم کے ٹیکس اشیائے تعیشات پر لگا دیئے جائیں تو ان کا بوجھ امیروں پر پڑتا ہے اور اس طرح یہ اصول مساوات کو بھی پورا کرتے ہیں۔

5- اس قسم کے ٹیکسوں سے عام ٹیکسوں کا بوجھ مختلف طبقات پر پھیل جاتا ہے اور صرف ایک طبقہ ہی متاثر نہیں ہوتا۔

6- حکومت اگر مضر صحت اشیاء کا استعمال روکنا چاہے تو ان پر بھاری ٹیکس لگا کر ان کی فروخت کم کر سکتی ہے۔

7- اس قسم کے ٹیکسوں کی ادائیگی آسان ہوتی ہے اور یہ بوجھ تصور نہیں ہوتے۔

نقصانات (Disadvantages): بالواسطہ ٹیکسوں کے نقصانات درج ذیل ہیں۔

1- اس قسم کے ٹیکسوں کا زیادہ بوجھ عوام پر پڑتا ہے۔
2- چونکہ ٹیکس کارخانے داروں کی معرفت وصول کئے جاتے ہیں۔ اس لئے وہ اشیاء کی قیمت بڑھاتے وقت ٹیکس سے زائد رقم قیمت میں شامل کر دیتے ہیں جس سے ٹیکس کا بوجھ مزید بڑھ جاتا ہے۔
3- یہ ٹیکس اصول یقین کو بھی پورا نہیں کرتے کیونکہ ٹیکس دہندگان کو اس بات کا پتہ نہیں ہوتا کہ کتنا ٹیکس ادا کرنا ہے اور کب ادا کرنا ہے اور اس طرح سے حکومت کی آمدنی بھی غیر یقینی ہو جاتی ہے۔
4- اس قسم کے ٹیکس ادا کرنے والوں میں شہریت کا احساس پیدا نہیں ہوتا۔
5- اس قسم کے ٹیکس اصول مساوات کو بھی پورا نہیں کرتے کیونکہ امیروں کی نسبت غریبوں پر ان کا بوجھ زیادہ ہوتا ہے۔

متناسب ٹیکس کے فوائد (Advantages of Proportionl Taxes)

1- لوگوں کی آمدنیوں کے درمیان جو فرق ہوتا ہے وہ قائم رہتا ہے۔
2- ان ٹیکسوں سے بچت پر کوئی برا اثر نہیں پڑتا۔
3- یہ نہایت سادہ اور عام فہم ہوتا ہے اس ٹیکس کے حامی میکولاخ (Meculloch) کا مشہور بیان ہے۔

''جب آپ تناسب کا سیدھا سادا اصول ترک کر دیتے ہیں تو آپ کی مثال ایسے ہے جیسے آپ پتوار اور قطب نما کے بغیر سمندر میں سفر کریں اور پھر آپ جس قدر بے انصافی کے مرتکب ہو سکتے ہیں اس کی کوئی حد نہیں۔''

نقصانات (Disadvantages):

1- یہ ٹیکس اصول مساوات کو پورا نہیں کرتا کیونکہ امیر اور غریب سے ایک ہی شرح سے ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔
2- اس سے کم آمدنی والے لوگ زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ 3- یہ ٹیکس غیر لچکدار ہوتے ہیں۔

متزائد ٹیکس کے فوائد (Advantages of Progressive Taxes)

1- یہ ٹیکس اصول مساوات کو پورا کرتے ہیں کیونکہ اس کے مطابق کم آمدنی والے لوگوں سے کم شرح سے ٹیکس وصول کیا جاتا ہے جبکہ زیادہ آمدنی والے لوگوں سے اس کی ادائیگی زیادہ شرح سے کرتے ہیں۔
2- یہ اصول کفایت کو بھی پورا کرتے ہیں کیونکہ ان کو اکٹھا کرنے میں زیادہ مصارف برداشت نہیں کرنے پڑتے۔
3- یہ ٹیکس اصول لچکداری کو بھی پورا کرتے ہیں۔
4- اس سے دولت کی تقسیم مساویانہ بنانے میں مدد ملتی ہے کیونکہ امیروں پر زیادہ شرح سے ٹیکس لاگو ہوتا ہے۔
5- یہ افراط زر اور کساد بازاری کو کنٹرول کرنے میں مدد دیتے ہیں۔
6- سامان تعیش پر بھاری محصول لگا کر ان کے استعمال کو کم کیا جا سکتا ہے۔
7- یہ ٹیکس غریبوں کی فلاح و بہبود کا سبب بنتے ہیں کیونکہ امیروں پر بھاری ٹیکس لگا کر یہ رقم غریبوں کی فلاح و بہبود پر خرچ کی جاتی ہے۔
8- یہ ٹیکس اصول پیداواری کو بھی پورا کرتا ہے کیونکہ متناسب ٹیکس کے مقابلے میں اس سے حکومت کو زیادہ آمدنی حاصل ہوتی ہے۔

نقصانات(Disadvantages):

1- زیادہ آمدنی والے لوگوں پر چونکہ ٹیکس کی شرح بلند ہو جاتی ہے۔اس لئے بچتوں پر اس کا بُرا اثر پڑتا ہے۔
2- یہ ٹیکس مختلف مفروضات پر مبنی ہے جو کہ عملی زندگی میں درست ثابت نہیں ہوتے۔
3- اس میں یہ بھی فرض کیا گیا ہے کہ یکساں آمدنی والے لوگوں کے نزدیک زر کا افادہ مختتم بھی یکساں ہوتا ہے جو کہ درست نہیں۔
4- اس میں یہ بھی فرض کیا گیا ہے کہ جب لوگوں کی آمدنیاں بڑھتی ہیں تو وہ تعیشات پر زیادہ خرچ کرتے ہیں یہ بات صحیح نہیں۔ جے ایس مل لکھتے ہیں۔ ''متزائد ٹیکس بے حد بے انصافی پر قائم ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ متزائد طور پر ڈاکہ ڈالنے کے مترادف ہے۔''
''متزائد ٹیکس املاک کی ضبطی کی جانب ایک قدم ہے۔''
5- اس پر یہ اعتراض بھی کیا جاتا ہے کہ اس ٹیکس کی حمایت عوامی بہبود میں اضافہ کے لئے نہیں کی جا سکتی کیونکہ فلاح کا تعین نفسیاتی کیفیت سے ہے اور اس کی پیمائش کے لئے کوئی سائنٹیفک طریقہ موجود نہیں، جس سے یہ معلوم کیا جا سکے کہ آمدنیوں کے فرق کو کم کرنے میں جس قدر فائدہ غربا کو حاصل ہوا ہے اس کے مقابلے میں کس قدر تکلیف امراء کو پہنچی ہے۔

ٹیکس عائد کرنے کے اصول(Principles of Taxation)

مختلف معیشت دانوں نے ٹیکس عائد کرنے کے کچھ اصول بیان کئے ہیں جنہیں حکومت کو مدنظر رکھنا چاہیے تا کہ ٹیکس کی رقم صحیح طور پر اکٹھی ہو سکے اور اسے مطلوبہ مقاصد کے لئے استعمال کیا جا سکے۔ پہلے بیان کردہ چار اصول ایڈم سمتھ نے بتائے ہیں۔اس کے علاوہ بقیہ اصول مختلف معیشت دانوں نے بیان کئے ہیں۔

1-اصول مساوات(Canon of Equality): ایڈم سمتھ کے بیان کردہ اصولوں میں یہ سب سے اہم اصول ہے۔ایڈم سمتھ کا کہنا ہے ٹیکس عائد کرتے وقت مساوات کے اصول کو سامنے رکھنا چاہیے یعنی ہر شخص اپنے حصے کے مطابق ٹیکس دے اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ سب لوگ ایک ہی شرح سے ٹیکس ادا کریں بلکہ ایڈم سمتھ یہ کہتا ہے کہ ہر شخص ٹیکس اپنی حیثیت کے مطابق ادا کرے جس شخص کی آمدنی زیادہ ہو وہ زیادہ ٹیکس ادا کرے اور جس شخص کی آمدنی کم ہو وہ تھوڑا ٹیکس ادا کرے اور جس شخص کی آمدنی بہت کم ہو وہ بالکل ٹیکس ادا نہ کرے۔اس اصول کو اصول مساوات یا عدل کا اصول بھی کہا جاتا ہے۔اس کے مطابق ہر شخص اپنی استطاعت کے مطابق حکومت کی آمدنی میں حصہ دار بنتا ہے۔جن لوگوں کی آمدنیاں زیادہ ہوتی ہیں وہ زیادہ ٹیکس ادا کرتے ہیں جو لوگ غریب ہوتے ہیں وہ ٹیکس ادا نہیں کرتے۔اس طرح سے یہ اصول عدل و انصاف کے تقاضوں کو بھی پورا کرتا ہے اور حکومت کی آمدنی کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔اگر سب لوگوں پر ٹیکس برابر شرح سے لگایا جائے تو اس سے غریبوں پر زیادہ بوجھ پڑے گا اور وہ اس بوجھ کو برداشت نہیں کر سکیں گے۔پس ایڈم سمتھ آمدنی کے تناسب کے اعتبار سے ٹیکس عائد کرنے کا حامی ہے۔

2-اصول تیقن(Canon of Certainity): ایڈم سمتھ کے مطابق ٹیکسوں کا نظام اصول یقین کو بھی پورا کرے یعنی ٹیکس ادا کرنے والے کو پتہ ہونا چاہیے کہ اس نے کتنا ٹیکس ادا کرنا ہے، کب ادا کرنا ہے اور کہاں پر ادا کرنا ہے۔اسی طرح سے حکومت کو بھی اس بات کا پختہ علم ہو کہ اسے ٹیکسوں سے کتنی آمدنی حاصل ہوگی نیز کن ذرائع سے اور کب حاصل ہوگی۔ حکومت کو جب یہ یقین ہوگا کہ وہ اس قدر آمدنی ٹیکسوں سے حاصل کرے گی تو وہ مکمل یقین اور پلاننگ کے ساتھ اپنے فلاحی اور ترقیاتی پروگرام بنائے گی کیونکہ آمدنی کے حجم کے پیش نظر ہی حکومت بڑے بڑے منصوبے بنا سکتی ہے اور ان پر عملدرآمد یقینی ہوتا ہے۔

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

3-اصول سہولت (Canon of Convenience): ٹیکسوں کا نظام ایسا ہونا چاہیے کہ ٹیکس ادا کرنے والے کو زیادہ سے زیادہ سہولت ہو اور وہ ٹیکس کو اپنے اُوپر ایک بوجھ تصور نہ کرے مثلاً ٹیکس کی رقم اس وقت وصول کی جائے جس وقت ادا کرنے والے کو آمدنی حاصل ہو رہی ہو۔ مثال کے طور پر اگر تنخواہ دار ملازم سے مہینے کے پہلے ہفتے میں ٹیکس وصول کیا جائے تو وہ اسے بوجھ محسوس نہیں کرے گا اور آسانی سے ادا کر دے گا۔ اس طرح زمینداروں سے ٹیکس اس وقت وصول کیا جائے جبکہ ان کی فصل پک کر تیار ہو جائے تاکہ وہ آسانی سے ٹیکس ادا کر دیں۔ اسی طرح ٹیکس کی ادائیگی قریبی جگہوں پر ہونی چاہیے تاکہ دور دراز کا سفر نہ کرنا پڑے اور ٹیکس دہندہ کا وقت اور روپیہ ضائع نہ ہو۔

4-اصول کفایت (Canon of Economy): اصول کفایت سے مراد یہ ہے کہ ٹیکسوں کا نظام ایسا ہونا چاہیے کہ کم سے کم رقم خرچ کر کے زیادہ سے زیادہ ٹیکس وصول کیا جائے یعنی عملہ کم مگر محنتی اور دیانتدار ہو اگر ٹیکس اکٹھا کرنے والا عملہ زیادہ ہوگا تو اس سے وصول شدہ رقم کا بہت بڑا حصہ ان کی تنخواہوں وغیرہ پر خرچ ہو جائے گا اور حکومت کو ٹیکس کا خاطر خواہ فائدہ نہیں پہنچے گا۔

5-اصول سادگی (Canon of Simplicity): اصول سادگی کا مطلب یہ ہے کہ ٹیکسوں کا نظام آسان، سادہ اور عام فہم ہونا چاہیے تاکہ وہ عام آدمی کی سمجھ میں آ جائے۔ ہر شخص کو اپنی آمدنی کے مطابق ٹیکس کا اندازہ ہو یعنی اس کی آمدنی کتنی ہے اور اسے کتنا ٹیکس ادا کرنا ہے۔ اگر ٹیکس کا نظام پیچیدہ ہوگا تو اس صورت میں ٹیکس دہندہ کو خاصی پیچیدگیوں میں سے گزرنا ہوگا جو اس کے لئے ناگواری کا باعث بنے گا۔

6-اصول پیداواری (Canon of Productivity): ٹیکسوں کا نظام ایسا ہونا چاہیے کہ حکومت کو اپنی ضرورت کے مطابق رقم مہیا ہو سکے یعنی حکومتی تمام ترقیاتی و غیر ترقیاتی اخراجات پورے ہو جائیں ورنہ انہیں پورا کرنے کے لئے حکومت کو یا تو قرضے لینے پڑیں گے یا پھر زائد نوٹ چھاپنے پڑیں گے جس سے ملک میں افراط زر پیدا ہو جائے گا اور قیمتیں بڑھیں گی۔ یہ بات معیشت کے لئے خوش آئند نہیں ہوگی۔

7-اصول لچکداری (Canon of Elasticity): ٹیکسوں کا نظام ایسا ہونا چاہیے کہ اس میں لچک ہو یعنی اگر لوگوں کی آمدنیاں بڑھ رہی ہوں تو ٹیکسوں کی شرح میں اضافہ کیا جا سکے اور حکومت کی آمدنی بھی بڑھ جائے اور اگر لوگوں کی آمدنیاں کم ہو رہی ہوں شرح ٹیکس میں کمی کی جا سکے یا کچھ ٹیکس معاف کئے جائیں اور حکومت کی آمدنی بھی کم ہو جائے یعنی ٹیکس متزائد شرح سے لگنے چاہئیں۔

8-معاشی ترقی کا اصول (Canon of Development): ٹیکسوں کا نظام ایسا ہو کہ اس سے ملک میں معاشی ترقی ہو یعنی ٹیکسوں سے حاصل کردہ رقوم کو اس طرح سے استعمال کیا جائے کہ اس سے ملک کی پیداوار بڑھے معاشی ترقی کی رفتار میں اضافہ ہو۔ کامل روزگار کی سطح نصیب ہو اور معیشت مستحکم ہو۔ ٹیکسوں کا نظام ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ وہ ملک میں سرد بازاری یا بیروزگاری کا باعث بنے۔

9-اصول تنوع (Canon of Diversity): ٹیکسوں کا نظام ایسا ہونا چاہیے کہ معیشت کے کسی ایک شعبے پر سارے کا سارا بوجھ نہ پڑے بلکہ معیشت کے سارے شعبے ٹیکسوں کا بوجھ برداشت کریں۔ مختلف قسم کے براہ راست اور بالواسطہ ٹیکس لگائے جائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ حکومت کے کاموں میں شریک ہوں اور ٹیکس ادا کر کے اچھے شہری ہونے کا ثبوت دیں۔ صرف ایک طبقہ یا شعبہ ہی ٹیکسوں کا بوجھ برداشت نہیں کرے گا بلکہ سارے لوگ اس بوجھ کو خوش دلی سے برداشت کریں گے۔

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

ٹیکسوں کا بہترین نظام
(Ideal System of Taxation)

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ٹیکسوں کا کونسا نظام زیادہ بہتر اور موزوں ہے تو اس سلسلہ میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ جو نظام بھی ٹیکسوں کے مندرجہ بالا اصولوں کو پورا کرے وہ نظام سب سے بہتر ہے۔ یعنی وہ اصول مساوات کو بھی پورا کرتا ہو اس میں اصول یقین بھی ہو۔ وہ اصول سہولت اور اصول کفایت کو بھی مدنظر رکھے۔ اس طرح وہ باقی اصول یعنی اصول پیداواری' اصول لچکداری' اصول تنوع اور معاشی ترقی کے اصول کو بھی پورا کرے۔ جو نظام بھی ان اصولوں کو پورا کرے گا وہ نظام سب سے بہتر ہوگا۔

سرکاری قرضہ (Public Debt)

چونکہ حکومت کی آمدنی کا سب سے اہم ذریعہ ٹیکس ہیں۔ لہٰذا اگر ٹیکسوں سے حاصل ہونے والی آمدنی اخراجات کو پورا کرنے میں ناکام رہے تو حکومت قرضے حاصل کر کے اپنی آمدنی کو بڑھاتی ہے پس سرکاری قرضہ سے مراد وہ "قرضہ ہے جو حکومت مختلف مقاصد کے لئے اندرونی و بیرونی ذرائع سے حاصل کرتی ہے۔"

قرضہ کے مقاصد (Aims of debt)

عام طور پر حکومتیں مندرجہ ذیل مقاصد کو پورا کرنے کے لئے قرضہ لیتی ہیں۔

1- اگر حکومت کا بجٹ خسارے میں ہو اور ٹیکسوں سے حاصل ہونے والی آمدنی اخراجات پورا کرنے سے قاصر ہو تو حکومت قرضہ لے کر اپنی ضرورت کو پورا کرتی ہے۔

2- بعض اوقات ہنگامی حالات سے عہدہ برآء ہونے کے لئے حکومت قرضہ حاصل کرتی ہے مثلاً اگر جنگ چھڑ جائے یا قحط پڑ جائے یا کوئی قدرتی آفت آ جائے تو ایسی صورت میں قرضے کی ضرورت پڑتی ہے۔

3- حکومتیں اپنے ترقیاتی منصوبوں کو مکمل کرنے کے لئے اندرونی و بیرونی ذرائع سے قرضہ حاصل کرتی ہیں۔

4- بعض اوقات حکومتیں رفاہ عامہ کے کام کرنے کے لئے بھی قرضے حاصل کرتی ہیں۔ مثلاً پبلک پارک یا پبلک لائبریریاں وغیرہ بنانا۔

5- بعض اوقات حکومت کو اپنی دفاعی ضروریات کے لئے بھی قرضہ حاصل کرنا پڑتا ہے۔

6- بعض اوقات حکومت کو پرانے قرضوں کی ادائیگی کے لئے بھی نئے قرضے حاصل کرنے پڑتے ہیں۔

7- کئی دفعہ حکومت افراط زر کو کنٹرول کرنے کے لئے بھی قرضے لیتی ہے تاکہ زری گردش کو کم کیا جا سکے۔

8- بعض اوقات توازن ادائیگی کو درست کرنے کے لئے بین الاقوامی مالی فنڈ سے قرضہ لیا جاتا ہے تاکہ ادائیگیوں کے خسارے کو دور کیا جا سکے۔

9- حکومتیں پیداواری مقاصد کے لئے بھی قرضہ لیتی ہیں۔

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

پاکستان کے نظام محصولات کا جائزہ
(Tax Structure in Pakistan)

1- آمدنی کا بڑا ذریعہ (A Major Source of Income): مرکزی اور صوبائی حکومتیں اپنی آمدنی کا بیشتر حصہ ٹیکسوں سے حاصل کرتی ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق مرکزی حکومت اپنی آمدنی کا 75 فیصد سے زائد ٹیکسوں سے باقی تقریباً 25 فیصد دیگر ذرائع سے حاصل کرتی ہے جبکہ صوبائی حکومتیں اپنی آمدنی کا تقریباً 60 فیصد حصہ ٹیکسوں کے ذریعے حاصل کرتی ہیں۔

2- بالواسطہ ٹیکسوں کی بھرمار (Undesired Burden of Indirect Taxs): پاکستان میں براہ راست ٹیکسوں کے مقابلے میں بالواسطہ ٹیکسوں کی بھرمار ہے کیونکہ مرکزی حکومت محاصل آمدنی کا 68 فیصد سے زائد حصہ بالواسطہ اور تقریباً 32 فیصد حصہ براہ راست ٹیکسوں سے حاصل کرتی ہے۔ بالواسطہ ٹیکس چونکہ اشیاء کی قیمتوں میں شامل ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کا بوجھ صارفین پر منتقل کر دیا جاتا ہے اور وہ مہنگائی سے بُری طرح متاثر ہوتے ہیں۔

3- غریبوں پر بوجھ (Burden Upon Poor): جہاں تک براہ راست ٹیکسوں کا تعلق ہے وہ تو اصول مساوات کو پورا کرتے ہیں کیونکہ آمدنی بڑھنے پر ان کی شرح میں اضافہ ہوتا جاتا ہے یعنی یہ متزائد نوعیت کے ہوتے ہیں لیکن بالواسطہ ٹیکس ضروریات زندگی کی اشیاء و خدمات پر لگائے جاتے ہیں۔ غریب آدمی چونکہ اپنی آمدنی کا زیادہ تر حصہ انہی اشیاء کی خرید پر صرف کرتا ہے۔ لہٰذا ٹیکسوں کا زیادہ تر بوجھ اسی طبقے پر پڑتا ہے۔

4- غیر مؤثر نظام ٹیکس (In-effective Tax System): پاکستان میں ٹیکسوں کا نظام غیر مؤثر ہے کیونکہ پاکستان میں معاشرہ دو گروہوں میں تقسیم ہو کر رہ گیا ہے ایک طرف بہت زیادہ امیر لوگ ہیں جن کی آمدنیوں میں مزید اضافہ ہو رہا ہے۔ دوسری طرف غریب لوگ ہیں جو غریب تر ہو رہے ہیں۔ اس طرح پاکستان کا ٹیکسوں کا نظام دولت کی غیر مساوی تقسیم کو صحیح کرنے میں ناکام رہا ہے۔

5- آسان اور سادہ نظام (An Easy and Simple System): پاکستان کا ٹیکسوں کا نظام سادہ اور آسان ہے اور اصول سادگی کو پورا کرتا ہے۔ تنخواہ دار افراد اور دیگر وہ لوگ جن کی آمدنیاں دو لاکھ روپے سے زیادہ ہوتی ہیں وہ ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ ٹیکس مستزائد شرح سے لگتے ہیں اور ان کا عمل نہایت سادہ اور آسان ہے۔ اس طرح سے تجارتی لوگوں کو خود تشخیص سکیم کے تحت اس بات کی سہولت دی گئی ہے کہ وہ اپنے ٹیکس خود تشخیص کریں۔

6- لچکدار نظام (An Elastic System): پاکستان میں ٹیکسوں کا نظام لچکدار ہے۔ حکومت کو اگر زیادہ آمدنی کی ضرورت ہو تو وہ نئے ٹیکس لگا کر حاصل کر لیتی ہے۔ مثال کے طور پر 1965ء اور 1971ء کی جنگوں کی وجہ سے جب حکومت کو اپنی آمدنی بڑھانے کی ضرورت محسوس ہوئی تو نئے ٹیکس لگا کر اس آمدنی کو پورا کیا گیا۔ اس طرح سے 1973ء میں پاکستان میں سیلاب کی تباہ کاریوں کی وجہ سے کافی نئے ٹیکس لگائے گئے اور آمدنی میں اضافہ کیا گیا۔ 1998ء جولائی میں ایٹمی دھماکوں کے بعد بھی اسی طرح کے کئی اقدامات کئے گئے۔ 2013ء میں Sales Tax 16% سے 17% کیا گیا۔ جبکہ 2016ء میں withholding tax لگایا گیا۔

7- قومی آمدنی میں ٹیکسوں کا بڑا حصہ (Major Share in National Income): پاکستان کی کل آمدنی میں ٹیکسوں کا حصہ نمایاں ہے۔

2020-21ء کے بجٹ میں کل محصولاتی آمدنی 5464300 ملین روپے ہے۔ ہماری معیشت کے تقاضوں کے پیش نظر ضروری ہے کہ امیروں پر بھاری ٹیکس لگائے جائیں اور ان رقومات کو غریبوں کی فلاح و بہبود پر خرچ کیا جائے تا کہ ایک طرف تو حکومت کی آمدنی میں اضافہ ہو اور دوسری طرف دولت کی تقسیم مساویانہ ہو سکے۔

8- قرضے اور زائد نوٹ چھاپنا (Dificit Financing): پاکستان مین عام طور پر بجٹ بناتے وقت یہ مشکل پیش آتی ہے کہ آمدنی اخراجات کے مقابلے میں کم رہ جاتی ہے جس کی وجہ سے حکومت کو زائد آمدنی حاصل کرنے کے لئے یا تو قرضہ لینا پڑتا ہے یا پھر بغیر گارنٹی کے زائد نوٹ چھاپنے پڑتے ہیں جس کی وجہ سے معیشت پر مزید بوجھ پڑتا ہے اور ملک میں افراط زر کی شدت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

9- ٹیکس چوری (Tax Evasion): پاکستان میں کاروباری لوگ مختلف حربوں سے ٹیکسوں کی صحیح ادائیگی نہیں کرتے۔ اصل سے کم آمدنی ظاہر کرتے ہیں۔ ٹیکس چوری عام ہے۔ براہ راست ٹیکس کی وصولی کے عملہ سے "ملی بھگت" اور "مک مکاؤ" کر کے حکومتی خزانے کو اربوں روپے کا نقصان پہنچایا جاتا ہے جبکہ ٹیکس دہندہ اور ٹیکس وصولی کا عملہ ذاتی مفاد کی خاطر جھوٹ، بددیانتی اور رشوت کا مرتکب ہوتا ہے۔ اس پر قابو پانے کے لئے سخت اور مؤثر طریقہ کار کی ضرورت ہے۔

10- معاشی ترقی کی راہ میں رکاوٹ (Obstacle in the way of Economic Development):

پاکستان کا محصولاتی نظام چونکہ امراء، سرمایہ داروں اور صنعتکاروں کو مختلف طریقوں سے رعایت اور تحفظ فراہم کرتا ہے جبکہ بالواسطہ ٹیکسوں کا بوجھ غربا پر بکلی بن کر گرتا ہے لہٰذا بچتوں کا تناسب کم ہے اور اندرونی ذرائع سے کم رقومات میسر آتی ہیں لہٰذا معاشی ترقی کا عمل سست رہتا ہے اور یہ بیرونی امداد اور غیر ملکی قرضوں کا منتظر رہتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ امراء پر بھاری ٹیکس لگا کر جو رقوم حاصل ہوں وہ غرباء کی فلاح و بہبود پر خرچ کی جا سکیں۔

اہم مشقی سوالات

نوٹ: پنجاب کے تمام بورڈز بشمول آزاد کشمیر بورڈ کے امتحانات میں آنے والے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's) بھی شامل کر دیئے گئے ہیں۔

معروضی سوالات: Objective Questions

1- آمدنی اور اخراجات کے تخمینوں سے متعلق کس بجٹ کی مدت عام طور پر ایک سال کی ہوتی ہے۔
(ا) ذاتی بجٹ (ب) حکومتی بجٹ ✓ (ج) نجی بجٹ (د) کاشتکاری کا بجٹ

2- خسارے کی سرمایہ کاری کے تحت:
(ا) قیمتیں بڑھ جاتی ہیں۔ ✓ (ب) قیمتیں گر جاتی ہیں۔ (ج) قیمتوں میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔

3- کس اصول کی رو سے ہر شخص اپنی اہلیت کے مطابق ٹیکس ادا کرتا ہے۔ (ساہیوال بورڈ 2014)
(ا) اصول سادگی (ب) اصول لچکداری (ج) اصول مساوات ✓ (د) اصول لچکداری

4- کس ٹیکس کا نفاذ اور حتمی بار ایک ہی شخص یا ادارے پر ہوتا ہے۔
(ا) انکم ٹیکس ✓ (ب) کسٹم ڈیوٹی (ج) سیلز ٹیکس

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

5- حکومت کی آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔(ملتان بورڈ2014)
(ا) قرضے (ب) خسارے کی سرمایہ کاری (ج) فیس (د) ٹیکس ✓

6- ٹیکس عائد کرنے کے چار اصول سب سے پہلے کس نے بیان کئے۔ (ساہیوال بورڈ2014)
(ا) ایڈم سمتھ نے ✓ (ب) مارشل نے (ج) رابنز نے (د) کینز نے

7- تفریط زر کے حالات کا تدارک کرنے کے لئے حکومت بجٹ بناتی ہے۔
(ا) فاضل بجٹ (ب) خسارے کا بجٹ ✓ (ج) متوازن بجٹ

8- درج ذیل میں سے ایک ٹیکس بالواسطہ (Indirict Tax) شمار نہیں ہوتا۔
(ا) سنٹرل ایکسائز ڈیوٹی (ب) پراپرٹی ٹیکس ✓ (ج) درآمدی ڈیوٹی (د) سیلز ٹیکس

9- کون سا ٹیکس ہے، جس کے نتیجہ میں حکومت کو حاصل ہونے والی آمدنی افراط زر سے خود بخود بڑھ جاتی ہے۔
(ا) موٹر گاڑیوں پر ٹیکس (ب) سگریٹ پر ٹیکس (ج) انکم ٹیکس ✓

10- بالواسطہ ٹیکس کا حتمی بوجھ کس پر پڑتا ہے۔(ڈی جی خان2017)
(ا) پیدا کنندہ (ب) تھوک فروش (ج) دوکاندار (د) گاہک ✓

11- نجی مالیات میں عام افراد اپنی آمدنی اور اخراجات کا تخمینہ لگاتے ہیں۔
(ا) روزانہ (ب) ماہانہ ✓ (ج) سالانہ

12- خسارے کی سرمایہ کاری کا حق کسے حاصل ہے۔
(ا) عوام کو (ب) حکومت کو ✓ (ج) دونوں کو

13- قرضے کی ادائیگی کے لئے حکومتیں بناتی ہیں۔
(ا) خسارے کا بجٹ (ب) فاضل بجٹ ✓ (ج) متوازن بجٹ

14- اگر قرضے اختیاری نوعیت کے ہوں تو کہا جاتا ہے۔
(ا) رضا کارانہ قرضے ✓ (ب) عارضی قرضے (ج) جبری قرضے

15- کس کے تحت آمدنی کے مطابق خرچ کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔
(ا) سرکاری مالیات (ب) نجی مالیات ✓ (ج) کارپوریٹ مالیات (د) این۔جی اوز (N.GO's)

16- درج ذیل میں سے کونسا بالواسطہ ٹیکس ہے۔
(ا) سیلز ٹیکس ✓ (ب) انکم ٹیکس (ج) پراپرٹی ٹیکس (د) زرعی ٹیکس

17- کس قسم کا بجٹ عام افراد کے لئے بہتر ہوتا ہے۔ (ڈی جی خان2017)
(ا) متوازن بجٹ (ب) خسارے کا بجٹ (ج) فاضل بجٹ ✓ (د) دفاعی بجٹ

18- اپنے بجٹ میں غیر معمولی تبدیلیاں کون کر سکتا ہے۔
(ا) عوام (ب) وزارت دفاع (ج) وزارت داخلہ (د) حکومت ✓

19- اپنی آمدنی کو پوشیدہ رکھنے کی خصوصیت کس میں نہیں پائی جاتی۔
(ا) نجی مالیات (ب) سرکاری مالیات ✓ (ج) کاروباری مالیات (د) نجی بچتیں

20- کس ٹیکس کا بوجھ غریب لوگوں تک منتقل نہیں ہوتا۔
(ا) ایکسائز ڈیوٹی (ب) سیلز ٹیکس (ج) انکم ٹیکس ✓ (د) کسٹم ڈیوٹی

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

21- حکومت کے ٹیکس عائد کرنے اور اخراجات کرنے کی پالیسی کو کہتے ہیں:
(ا) زری پالیسی (ب) صنعتی پالیسی (ج) لیبر پالیسی (د) مالیاتی پالیسی ✓

22- اشیاء پر ٹیکس کہلاتے ہیں:
(ا) براہ راست ٹیکس (ب) بالواسطہ ٹیکس ✓ (ج) متزائد ٹیکس (د) متناسب ٹیکس

23- حکومت کی آمدنی اور اخراجات کے مطالعہ کو کہتے ہیں:
(ا) نجی مالیات (ب) صوبائی مالیات (ج) سرکاری مالیات ✓ (د) معاشی مالیات

24- پاکستان کا مالیاتی سال
(ا) یکم جنوری تا 31 دسمبر (ب) یکم جنوری تا 30 جون (ج) 30 جون تا 31 دسمبر (د) یکم جولائی تا 30 جون ✓

25- پاکستان کا مالی سال ختم ہوتا ہے:
(ا) 20 مارچ (ب) 25 اپریل (ج) 30 مئی (د) 30 جون ✓

26- سرکاری مالیاتی پالیسی سے مراد ہے:
(ا) برآمدات و درآمدات کی پالیسی (ب) سرکاری آمدنی اور اخراجات کی پالیسی ✓
(ج) زرعی پالیسی (د) صنعتی پالیسی

27- کونسا ٹیکس بالواسطہ ہے؟
(ا) آمدنی ٹیکس (ب) دولت ٹیکس (ج) محصول چونگی ✓ (د) تحفہ ٹیکس

28- ٹیکس ایک ادائیگی ہے۔
(ا) لازمی ✓ (ب) اختیاری (ج) غیر ضروری (د) عارضی

29- ٹیلی ویژن پر لگایا جانے والا ٹیکس کہلاتا ہے۔
(ا) براہ راست ٹیکس (ب) بالواسطہ ٹیکس ✓ (ج) مستزائد ٹیکس (د) لوکل ٹیکس

30- ٹیکس جو کسی دوسرے پر منتقل نہ کیا جا سکے، اسے کہتے ہیں۔
(ا) ایکسائز ڈیوٹی (ب) کسٹم ڈیوٹی (ج) بکری ٹیکس (د) آمدنی ٹیکس ✓

31- ..... بالواسطہ ٹیکس ہے۔
(ا) آمدنی ٹیکس (ب) دولت ٹیکس (ج) بکری (سیلز) ٹیکس ✓ (د) جائیداد ٹیکس

32- سرکاری بجٹ کی مدد ہوتی ہے۔ (ساہیوال بورڈ 2015)
(ا) 1 سال ✓ (ب) 2 سال (ج) 3 سال (د) 4 سال

33- اگر ٹیکس جس پر عائد کیا جائے اسے ہی ادا کرنا پڑے تو یہ ٹیکس کہلاتا ہے۔ (ملتان بورڈ 2016)
(ا) براہ راست ٹیکس ✓ (ب) بالواسطہ ٹیکس (ج) متناسب ٹیکس (د) متزائد ٹیکس

34- کس ٹیکس کا بوجھ غریب لوگوں تک منتقل نہیں ہوتا (ڈی جی خان 2016)
(ا) ایکسائز ڈیوٹی (ب) سیلز ٹیکس (ج) انکم ٹیکس ✓ (د) کسٹم ڈیوٹی

35- کسی قسم کا میزانیہ بہتر ہوتا ہے۔ (لاہور بورڈ 2017)
(ا) فاضل (ب) خسارے (ج) متوازن ✓ (د) غیر متوازن

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

36- کسی شخص کی سالانہ آمدنی پر ٹیکس کہلاتا ہے۔ (ساہیوال بورڈ 2017)
(ا) انکم ٹیکس (ب) بالواسطہ ٹیکس ✓ (ج) سیلز ٹیکس (د) ایکسائز ڈیوٹی

37- سیلز (بکری) ٹیکس ہے۔ (ملتان بورڈ 2017)
(ا) براہِ راست ٹیکس (ب) بالواسطہ ٹیکس ✓ (ج) تنزیلی ٹیکس (د) معینہ ٹیکس

38- سرکاری مالیات سے مراد (ملتان بورڈ 2018)
(ا) حکومتی آمدنی (ب) حکومتی آمدنی اور خرچ ✓ (ج) حکومتی قرضہ (د) حکومتی اخراجات

39- اگر حکومتی آمدنی کم اور خرچ زیادہ ہو تو بجٹ کہلاتا ہے۔ (ملتان بورڈ 2018)
(ا) محصولاتی بجٹ (ب) غیر محصولاتی بجٹ (ج) متوازن بجٹ (د) خسارے کا بجٹ ✓

40- مالیاتی پالیسی کا تعلق ہے۔
(ا) عوام سے (ب) حکومت سے ✓ (ج) مرکزی بنک سے (د) تجارتی بنک سے

41- اگر آمدنی کی شرح بڑھنے کے ساتھ ٹیکس کی شرح بھی بڑھتی جائے تو اسے کہا جاتا ہے۔ (ڈی جی خان 2016، ساہیوال 2018)
(ا) متزائد ٹیکس (ب) ایکسائز ڈیوٹی (ج) بکری ٹیکس (د) کسٹم ڈیوٹی

42- نجی مالیات میں ہر فرد کے بجٹ کی معیاد ہوتی ہے۔ (ساہیوال بورڈ 2014)
(ا) ایک سال ✓ (ب) چھ ماہ (ج) ایک ماہ یا ہفتہ (د) دو سال

43- افراطِ زر کے حالات میں حکومت ..... بجٹ بناتی ہے۔ (ملتان بورڈ 2014)
(ا) متوازن (ب) سرمائے کا (ج) خسارے کا (د) فاضل ✓

44- سگریٹ پر لگنے والا ٹیکس کہلاتا ہے۔ (ساہیوال بورڈ 2017)
(ا) براہِ راست ٹیکس (ب) بالواسطہ ٹیکس ✓ (ج) انکم ٹیکس (د) کارپوریٹ ٹیکس

45- درآمدات و برآمدات پر ٹیکس ہے۔ (ملتان بورڈ 2018)
(ا) آمدنی ٹیکس (ب) سیلز ٹیکس (ج) کسٹم ڈیوٹی ✓ (د) مرکزی ایکسائز ڈیوٹی

انشائیہ Descriptive Part

نوٹ: پنجاب کے تمام بورڈز بشمول آزاد کشمیر بورڈ کے امتحانات میں پوچھے جانے والے مختصر سوالات (Short Questions) بھی شامل کر دیئے گئے ہیں۔

پارٹ 1: مختصر بیانیہ سوالات بمعہ جوابات (Short Notes)

سوال 1: سرکاری مالیات سے کیا مراد ہے؟ (ساہیوال بورڈ 2014-17-18، ملتان بورڈ 2018، لاہور بورڈ 2019)

جواب: سرکاری مالیات میں اس بات کا مطالعہ کیا جاتا ہے کہ حکومت کی آمدنی کے ذرائع کون کونسے ہیں اور ان سے حاصل کردہ آمدنی کو وہ کس طرح عوام کی فلاح و بہبود کی مختلف مدات پر خرچ کرتی ہے۔

سوال 2: نجی مالیات کسے کہتے ہیں؟ (ملتان بورڈ 2014-15-17، ڈی جی خان 2016-18، ملتان بورڈ 2016، ساہیوال بورڈ 2017، لاہور بورڈ 2019)

جواب: نجی مالیات کے تحت یہ دیکھا جاتا ہے کہ عام افراد اپنی آمدنی کس طرح حاصل کرتے ہیں اور اس سے اپنے اخراجات کس طرح پورا کرتے ہیں۔

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

سوال3: خسارے کی سرمایہ کاری (تمویل خاسر) سے کیا مراد ہے؟ (ملتان بورڈ 17-2016، ساہیوال بورڈ 17-2014، لاہور بورڈ 2019)

جواب: جب حکومت اپنے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے بغیر گارنٹی کے زائد نوٹ چھاپ کر اپنی آمدنی میں اضافہ کرے تو اس اقدام کو خسارے کی سرمایہ کاری کہا جاتا ہے۔

سوال4: فاضل بجٹ (Surplus Budget) کسے کہتے ہیں؟ (ڈی جی خان 18-2017، ساہیوال بورڈ 2018، ملتان بورڈ 2019)

جواب: جب سالانہ بجٹ میں اخراجات کے مقابلہ میں آمدنی کے تخمینے زیادہ ہوں تو اسے فاضل بجٹ کہا جاتا ہے۔

سوال5: کسی ملک کی آمدنی کے اہم ذرائع بتائیں؟

جواب: (الف) ٹیکس (ب) فیس (ج) قیمت (د) سرکاری جائیداد
(ر) حکومت کے پیداواری کام (س) قرضے، تحائف اور امداد

سوال6: ایڈم سمتھ کے بیان کردہ ٹیکس عائد کرنے کے اہم اصول بتائیں؟ (ملتان بورڈ 16-2015، ڈی جی خان 2018، لاہور بورڈ 2019)

جواب: (i) اصول مساوات (ii) اصول تیقن (iii) اصول سہولت (iv) اصول کفایت

سوال7: ٹیکسوں کا بہترین نظام کونسا ہوتا ہے؟

جواب: ٹیکسوں کا وہ نظام جو ٹیکس عائد کرنے کے اصولوں کی پابندی کرے وہ سب سے بہتر نظام ہوتا ہے۔

سوال8: متزائد ٹیکس کسے کہتے ہیں؟ (ملتان بورڈ 16-2014، ساہیوال بورڈ 18-2015، ڈی جی خان 2019)

جواب: اگر آمدنی بڑھنے کے ساتھ ساتھ ٹیکس کی شرح بھی بڑھتی چلی جائے اور آمدنی کم ہونے سے ٹیکس کی شرح کم ہوتی جائے تو اسے متزائد ٹیکس کہا جاتا ہے۔

سوال9: سرکاری قرضہ سے کیا مراد ہے؟ (ملتان بورڈ 2015)

جواب: سرکاری قرضہ سے مراد "وہ قرضہ ہے جو حکومت مختلف مقاصد کے لئے اندرونی اور بیرونی ذرائع سے حاصل کرتی ہے۔

سوال10: سرکاری مالیات کے تین اہم اجزاء بتائیں؟

جواب: (i) سرکاری وصولیاں (ii) سرکاری اخراجات (iii) حکومتی قرضے

سوال11: درآمدی و برآمدی محصولات کس لحاظ سے عائد کئے جاتے ہیں؟

جواب: (i) اشیاء کی مالیت کے اعتبار سے (ii) اشیاء کی مقدار/ وزن کے لحاظ سے

سوال12: پاکستان میں ٹیکسوں کی مختلف اقسام بتائیں؟ (ملتان بورڈ 17-2016، ملتان بورڈ 2018، ساہیوال بورڈ 2018)

جواب: (i) براہ راست یا بلاواسطہ ٹیکس (ii) بالواسطہ ٹیکس (iii) متناسب ٹیکس
(iv) متزائد ٹیکس (v) تنزیلی ٹیکس

سوال13: حکومتی بجٹ کتنے حصوں پر مشتمل ہوتا ہے؟

جواب: دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

(i) آمدنی بجٹ یا محاصل بجٹ (ii) سرمایاتی بجٹ یا ترقیاتی بجٹ

سوال14: درج ذیل کی تین سطور میں وضاحت کریں؟ (ساہیوال بورڈ 17-2014، ملتان بورڈ 18-2015، ساہیوال بورڈ 2018، ڈی جی خان 2016)

(الف) ٹیکس (ب) بالواسطہ ٹیکس (ج) قرضہ کے اثرات

جواب: (الف) ٹیکس: ٹیکس سے مراد "ایسی لازمی ادائیگی ہے جو عوام حکومت کو کرتے ہیں اور جس کے بدلے میں وہ حکومت سے براہ راست کوئی فائدہ حاصل نہیں کرتے۔" ٹیکس حکومت کی آمدنی کا سب سے بڑا

ذریعہ ہے۔ یہ براہ راست بھی ہوتے ہیں اور بالواسطہ بھی۔ ٹیکس کی ادائیگی سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

(ب) بالواسطہ ٹیکس: بالواسطہ ٹیکسوں کا بوجھ دوسروں پر منتقل کیا جا سکتا ہے۔ اس ٹیکس کا نفاذ جس شخص پر ہوتا ہے۔ وہ اس کا حتمی بوجھ برداشت نہیں کرتا۔ مثلاً سیلز ٹیکس، ایکسائز ڈیوٹی، کسٹم ڈیوٹی، درآمدی و برآمدی ڈیوٹی کا حتمی بار عام طور پر صارفین برداشت کرتے ہیں۔

(ج) قرضہ کے اثرات: اگر قرضہ ترقیاتی مقاصد اور پیداواری کاموں کے لئے ہوگا اور اس کی شرح سود کم اور مدت زیادہ ہوگی تو یہ معیشت پر مثبت اثرات مرتب کرے گا اور اگر قرضہ غیر پیداواری مقاصد کے لئے لیا گیا ہو اور اس کی شرح سود زیادہ جبکہ مدت کم ہو تو معیشت پر بوجھ ثابت ہوگا۔

سوال 15: سرکاری خرچ کے چار اہم قواعد بیان کریں۔

جواب: 1- زیادہ سے زیادہ معاشرتی بہبود کا اصول۔
2- لچک پذیری کا اصول۔ 3- قومی آمدنی اور اس کی تقسیم پر بہتر مجموعی اثرات کا اصول۔
4- کفائت اور متعلقہ حکام سے منظوری کا اصول۔

سوال 16: متزائد ٹیکس کے چار فوائد بتائیں۔

جواب: 1- افراط زر اور کساد بازاری کو کنٹرول کرنے میں مدد دیتے ہیں۔
2- غریبوں کی فلاح و بہبود کا سبب بنتے ہیں۔ 3- دولت کی تقسیم کو مساویانہ بنانے میں مدد دیتے ہیں۔
4- اصول مساوات اور اصول لچکداری کو پورا کرتے ہیں۔

سوال 17: ٹیکس کے اصول مساوات سے کیا مراد ہے؟ (ملتان بورڈ 18-2014، ڈی جی خان 2019)

جواب: ٹیکس کے مساوات سے مراد ایسا نظام ہے جس کے مطابق ہر شہری اپنی مالی حیثیت کے مطابق ٹیکس ادا کرنے کا پابند ہو۔ یعنی زیادہ آمدنی پر زیادہ ٹیکس جبکہ کم آمدنی پر کم شرح سے ٹیکس لگایا جاتا ہے اس طرح سے یہ اصول عدل و انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے اور حکومت کی آمدنی کا ذریعہ بنتا ہے۔

سوال 18: براہ راست اور بالواسطہ ٹیکس میں فرق بیان کریں؟ (ساہیوال بورڈ 2016)

جواب: براہ راست ٹیکس ایسا ٹیکس ہے جو جس شخص پر لگایا جاتا ہے وہ اس کی ادائیگی کرتا ہے۔ مثلاً انکم ٹیکس، پراپرٹی ٹیکس وغیرہ جبکہ بالواسطہ ٹیکس سے مراد ایسا ٹیکس ہے جو عائد تو کسی ایک پر ہوتا ہے جبکہ اس کا بوجھ دوسروں پر منتقل کیا جاتا ہے۔ یعنی جس شخص پر اس ٹیکس کا نفاذ ہوتا ہے وہ اسے کسی دوسرے شخص پر منتقل کر دیتا ہے۔ مثلاً درآمدی ٹیکس، بکری ٹیکس اور کسٹم ڈیوٹی وغیرہ

سوال 19: آمدنی ٹیکس/انکم ٹیکس سے کیا مراد ہے؟ (ساہیوال بورڈ 17-2015)

جواب: یہ ایسا ٹیکس ہوتا ہے جو کہ حکومت عوام کی آمدنیوں پر لگاتی ہے اگر افراد کی سالانہ آمدنی زیادہ ہوگی تو ٹیکس کی شرح زیادہ ہوگی اور آمدنی کم ہونے پر ٹیکس کی شرح کم ہوتی ہے اسے آمدنی ٹیکس کہا جاتا ہے۔

سوال 20: تنزیلی ٹیکس کی تعریف کیجئے؟ (ملتان بورڈ 2017، ساہیوال بورڈ 2017)

جواب: تنزیلی ٹیکس، متزائد ٹیکس کا الٹ ہوتا ہے اس میں کسی بھی شخص کی آمدنی بڑھنے کے ساتھ اس پر لگنے والے ٹیکس کی شرح کم ہوتی چلی جاتی ہے۔

سوال 21: اصول تیقن سے کیا مراد ہے؟ (ڈی جی خان 2017، لاہور بورڈ 2017)

جواب: اس اصول کے ذریعے ٹیکس گزار کو اس بات کا یقین ہونا چاہیے کہ اسے کس قسم کا ٹیکس ادا کرنا ہے۔ ٹیکس کس وقت اور کس جگہ ادا کرنا ہے۔ اس اصول کے تحت رشوت وصول کرنے والوں کا قلع قمع ہو جائے گا اور اس طرح اگر ٹیکس کا نظام اصول

تیقن پر پورا اترتا ہو تو بالواسطہ طور پر حکومت کو بھی یقین ہوگا کہ اسے ٹیکس کی کتنی آمدنی وصول ہوگی۔

سوال 22: بلاواسطہ ٹیکس کے چار فوائد تحریر کیجئے؟ (ملتان بورڈ 2016)

جواب: (i) براہ راست ٹیکسوں کی وصولی پر حکومت کے اخراجات کم سے کم ہوتے ہیں۔

(ii) غریب لوگوں پر ان کا بوجھ نہیں پڑتا عموماً یہ متزائد نوعیت کے ہوتے ہیں۔

(iii) منصفانہ تقسیم دولت کے تصور کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ان ٹیکسوں کا سہارا لیا جاتا ہے۔

(iv) براہ راست ٹیکس لچکدار ہوتے ہیں کیونکہ حکومت انہیں اپنی مرضی سے گھٹا یا بڑھا سکتی ہے۔

سوال 23: کارپوریٹ ٹیکس سے کیا مراد ہے؟

جواب: حکومت کی طرف سے مشترکہ سرمایہ کی انجمنوں، کاروباری اداروں وغیرہ پر عائد ٹیکس کارپوریٹ ٹیکس کہلاتا ہے۔

سوال 24: محصولاتی اور غیر محصولاتی آمدنی سے کیا مراد ہے؟

جواب: محصولاتی آمدنی کا انحصار وفاقی حکومت کے ٹیکسوں سے ملنے والے حصے اور صوبائی نوعیت کے ٹیکسوں پر ہوتا ہے۔ اس کے برعکس غیر محصولاتی آمدنی کا دارومدار معاشی اور معاشرتی خدمات بہم پہنچانے والے محکموں کی آمدنی، سود کی وصولیاں اور نظم و نسق عامہ کے محکمے کی جمع کردہ رقوم پر ہوتا ہے۔

سوال 25: براہ راست ٹیکس اور تنزیلی ٹیکس میں کیا فرق ہے؟

جواب: براہ راست ٹیکس ایسا ٹیکس ہے جو جس شخص پر لگایا جاتا ہے وہ ہی اس کی ادائیگی کرتا ہے۔ مثلاً انکم ٹیکس اور پراپرٹی ٹیکس وغیرہ۔ تنزیلی ٹیکس میں کسی بھی شخص کی آمدنی کیساتھ ساتھ اس پر لگنے والے ٹیکس کی شرح کم ہوتی چلی جاتی ہے۔

سوال 26: نجی اور سرکاری مالیات میں فرق بیان کیجئے؟

جواب: نجی مالیت کا تعلق معاشرے میں رہنے والے ہر شخص سے ہے جو روزمرہ ضروریات اور دیگر مقاصد کے لئے آمدنی اکٹھی کرتا ہے اور پھر اسے ضروریات کی اہمیت کے مطابق خرچ کرتا ہے۔ جبکہ سرکاری مالیات حکومت کی مالیاتی پالیسی ہے جس کا تعلق ان فیصلوں سے ہوتا ہے جن کے تحت ٹیکس عائد کرنے، سرکاری اخراجات عمل میں لانے، سرکاری قرضے حاصل کرنے اور ان کے متعلق کنٹرول یا انتظام کرنے کے اقدامات کیے جاتے ہیں۔

سوال 27: متوازن بجٹ سے کیا مراد ہے؟ (ساہیوال بورڈ 2014-17، ملتان بورڈ 2014-16)

جواب: اگر اگلے مالی سال میں حکومت کی متوقع آمدنی اور متوقع اخراجات برابر ہوں تو اسے متوازن بجٹ کا نام دیا جاتا ہے۔

سوال 28: غیر محصولاتی آمدنی سے کیا مراد ہے؟

جواب: غیر محصولاتی آمدنی کا دارومدار معاشی اور معاشرتی خدمات بہم پہنچانے والے محکموں کی آمدنی، سود کی وصولیاں اور نظم و نسق عامہ کے محکمے کی جمع کردہ رقوم پر ہوتا ہے۔

سوال 29: متناسب ٹیکس کی تعریف کیجئے؟ (ساہیوال بورڈ 2016، لاہور بورڈ 2017)

جواب: متناسب ٹیکس سے مراد ایسا ٹیکس ہے جو آمدنی کی ہر سطح پر ایک ہی شرح سے لاگو کیا جاتا ہے۔ مثلاً اگر انکم ٹیکس دو فیصد کی سالانہ متناسب شرح سے نافذ کیا جائے تو ایک لاکھ روپے سالانہ آمدنی پانے والا فرد دو ہزار روپے ٹیکس ادا کرے گا۔ لہٰذا ہر شخص کے لئے تناسب یہی رہے گا۔

سوال 30: کسٹم ڈیوٹی سے کیا مراد ہے؟ (ملتان بورڈ 2014، ساہیوال بورڈ 2016)

جواب: اشیاء کی درآمد و برآمد پر حکومت جو ٹیکس لگاتی ہے اسے درآمدی و برآمدی محصول یا کسٹم ڈیوٹی کہا جاتا ہے۔

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

سوال 31: بالواسطہ ٹیکس کے چار فوائد لکھئے؟ (ساہیوال بورڈ 17-2014، ملتان بورڈ 18-2014)

جواب: (i) شے کی خریداری پر یہ ٹیکس خود بخود ادا ہو جاتا ہے لہٰذا عوام بوجھ محسوس نہیں کرتے۔

(ii) مختلف اشیاء پر ٹیکس عائد ہونے کی صورت میں ٹیکسوں کا بوجھ سب لوگوں پر تقسیم ہو جاتا ہے۔

(iii) ملک میں مضر صحت اشیاء کی روک تھام کے لئے اس ٹیکس کی شرح کو بڑھا دیا جاتا ہے۔

(iv) سامان تعیش یا درآمدات کو کنٹرول کرنے کے لئے بلند شرح سے ڈیوٹی ٹیکس عائد کر دیا جاتا ہے۔

سوال 32: سیلز ٹیکس کی تعریف کیجئے؟ (ساہیوال بورڈ 2015، ملتان بورڈ 2019)

جواب: سیلز ٹیکس یا بکری ٹیکس اشیاء کی فروخت پر لگایا جاتا ہے یہ ایک بالواسطہ ٹیکس ہے جسے آجر اور تاجر حکومت کو ادا کر کے شے کی قیمت میں شامل کر دیتے ہیں اور بالآخر اس کا بوجھ صارفین پر پڑتا ہے۔

سوال 33: جزیلی ٹیکس کے چار فوائد لکھیں۔ (ملتان بورڈ 2015)

جواب: (i) بچتوں میں اضافہ (ii) سرمایہ کاری میں اضافہ

(iii) روزگار میں اضافہ (iv) عوامی بہبود میں اضافہ

سوال 34: سرکاری بجٹ سے کیا مراد ہے؟ (ملتان بورڈ 2015، ساہیوال بورڈ 2017)

جواب: سرکاری بجٹ میں حکومت آنے والے سال کے لیے اقدامات اور طریقہ کار کا جائزہ لیا جاتا ہے جن کے پیش نظر اس بات کا پتا چلتا ہے کہ وہ مختلف ذرائع سے کس طرح اور کس قدر آمدنی حاصل کرتی ہے اور مختلف مدات پر خرچ کرنے کے لیے کونسے اقدامات کرتی ہے۔

سوال 35: اصول لچکداری کیا ہوتا ہے۔ (ملتان بورڈ 2018)

جواب: اس اصول کے تحت ٹیکسوں کا ایسا نظام ہونا چاہیے جس میں لچک ہو یعنی اگر لوگوں کی آمدنیاں بڑھ رہی ہوں تو ٹیکسوں کی شرح میں اضافہ کیا جا سکے اور حکومت کی آمدنی بھی بڑھ جائے اور اگر لوگوں کی آمدنیاں کم ہو رہی ہوں تو شرح ٹیکس میں کمی کی جا سکے اور حکومت کی آمدنی بھی کم ہو جائے۔

سوال 36: سرکاری اور نجی مالیات کے دو اختلافی نقاط لکھیے۔ (لاہور بورڈ 2017)

جواب: (i) مدت کا فرق (ii) بجٹ چھپانے اور ظاہر کرنے کا حق

سوال 37: فیس کی تعریف کیجیے۔ (ساہیوال بورڈ 2015، لاہور بورڈ 2017)

جواب: یہ حکومت کی غیر محصولاتی آمدنی کے ذرائع ہیں یہ ایسی رقوم ہوتی ہیں جو لوگ حکومت سے کوئی رعایت یا خدمت حاصل کرنے کے عوض اسے ادا کرتے ہیں مثلاً اسلحہ لائسنس فیس، عدالتی کورٹ فیس، سرکاری تعلیمی اداروں کی فیس اور ڈرائیونگ لائسنس فیس وغیرہ۔

سوال 38: دولت ٹیکس کی تعریف کیجیے۔ (ڈی جی خان 2019)

جواب: اس ٹیکس کا نفاذ 1963 میں ہوا تھا لیکن 2001 میں یہ ٹیکس ختم کر دیا گیا۔ حکومت دولت ٹیکس کی صورت میں 70 لاکھ روپے سے زائد کی دولت پر یہ ٹیکس عائد کرتی تھی۔

سوال 39: براہ راست ٹیکسوں کے چار نقصانات لکھیں۔ (ڈی جی خان 2019)

جواب: (i) ناگوار ادائیگی (ii) دیانتداروں پر انحصار (iii) بچتوں میں کمی (iv) اخلاقی برائیوں میں اضافہ

سوال 40: اصول تنوع کسے کہتے ہیں؟ (ڈی جی خان 2016)

جواب: اس اصول کا مطلب یہ ہے کہ ٹیکسوں کا نظام ایسا ہونا چاہیے کہ معیشت کے کسی ایک شعبے پر سارے کا سارا بوجھ نہ پڑے

بلکہ معیشت کے سارے شعبے ٹیکسوں کا بوجھ برداشت کریں۔

سوال 41: پاکستان کے نظام محصولات کو بہتر بنانے کے لیے چار اہم اقدامات تجویز کریں۔

جواب: (i) براہ راست ٹیکسوں کا تناسب بڑھایا جائے۔

(ii) بالواسطہ ٹیکسوں کا بوجھ کم کیا جائے۔

(iii) ٹیکس چوری روکنے کے لیے ٹیکس وصول کرنے کا نظام مؤثر ہونا چاہیے۔

(iv) ٹیکسوں کا نظام ایسا ہو کہ لوگوں کی آمدنی میں تفاوت کو کم کیا جائے۔

سوال 42: پاکستان میں کل محاصل سے حاصل کردہ آمدنی کی تخصیص کیجیے۔

جواب: براہ راست ٹیکسوں کا حصہ = 32 %

بالواسطہ ٹیکسوں کا حصہ = 68%

سوال 43: پاکستان کے نظام محصولات کی چار خصوصیات لکھیں۔

جواب: (i) قومی آمدنی میں ٹیکسوں کا زیادہ حصہ (ii) بالواسطہ ٹیکسوں کا غربا پر زیادہ بوجھ

(iii) غیر مؤثر اور ضرورت سے کم آمدنی (iv) لچکدار نظام

سوال 44: براہ راست ٹیکس کی تعریف کیجیے۔ (ساہیوال بورڈ 2017، ملتان بورڈ 2018)

جواب: براہ راست ٹیکس ایسا ٹیکس ہے جو جس شخص پر لگایا جاتا ہے وہی اس کی ادائیگی کرتا ہے مثلاً انکم ٹیکس، پراپرٹی ٹیکس وغیرہ۔

سوال 45: سرکاری اور نجی مالیات میں دو مماثلت تحریر کیجیے۔ (ملتان بورڈ 2019)

جواب: (i) آمدنی اور اخراجات میں توازن (ii) قرضے کی ضرورت

سوال 46: ٹیکس عائد کرنے کے اصول سادگی کی تعریف لکھیے۔ (ساہیوال بورڈ 2019)

جواب: اس سے مراد ہے ٹیکسوں کا نظام سادہ اور آسانی ہونا چاہیے تاکہ معمولی سوجھ بوجھ رکھنے والا شخص بھی اسے آسانی سے سمجھ سکے۔

پارٹ II: انشائیہ Descriptive Part

1- مرکزی حکومت کی آمدنی کے ٹیکس اور نان ٹیکس ذرائع بیان کیجئے۔

2- ٹیکس عائد کرنے کے اہم اصول بیان کریں۔

3- ٹیکسوں کی مختلف اقسام بیان کریں۔

4- براہ راست ٹیکس اور بالواسطہ ٹیکس کی خوبیاں اور خامیاں بیان کریں۔

5- پاکستان میں نظام محصولات کا تجزیہ پیش کریں۔

6- متناسب اور متزائد ٹیکسوں میں فرق بیان کریں۔ نیز ان کے فوائد اور نقصانات بھی تحریر کریں۔

7- نجی اور سرکاری مالیات میں مماثلت اور فرق بیان کریں۔

8- سرکاری وصولیاں کس طرح کی جاتی ہیں۔